سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

بدھ،29۔جون2016

(یوم الاربعاء،23۔رمضان المبارک1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22: شمارہ 11

713

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29۔ جون2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

1۔ ضمنی مطالبات زر برائے سال16-2015 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو73کروڑ77لاکھ24 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کا صفحہ 1ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو2کروڑ19لاکھ70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات2تا3ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو2۔ارب69کروڑ10لاکھ 13ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی وبحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات4تا9ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو4۔ارب79کروڑ38لاکھ4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات10تا48ملاحظہ فرمائیں۔

714

مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو12۔ارب 70کروڑ85لاکھ 84ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات49 تا 52ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو3کروڑ28لاکھ96ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"کوآپریٹو"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کا صفحہ53ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو47کروڑ23لاکھ86ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات54تا56ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو20۔ارب60کروڑ90لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ریلیف"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات57تا58ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو8۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پنشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کا صفحہ59ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو،52کروڑ،76لاکھ،76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شہری دفاع"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات60تا61ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو17۔ارب46کروڑ75لاکھ73ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات62تا65ملاحظہ فرمائیں۔

715

مطالبہ نمبر 12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 67-ارب 46 کروڑ 57 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 66 تا 260 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 33 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 261 تا 262 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 6-ارب 41 کروڑ 45 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 263 تا 271 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 4-ارب 7 کروڑ 72 لاکھ 14 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 272 تا 273 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کا صفحہ 274 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کا صفحہ 275 ملاحظہ فرمائیں۔

716

مطالبہ نمبر 18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کا صفحہ 276 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 277 تا 278 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 279 تا 282 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 283 تا 284 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 285 تا 299 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کا صفحہ 300 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 301 تا 311 ملاحظہ فرمائیں۔

717

مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"خدمات صحت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات312تا384ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صحت عامہ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات385تا390ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ماہی پروری"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کا صفحہ391ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ویٹرنری"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات392تا398ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30 ۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صنعتیں"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات399تا401ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرق محکمہ جات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات402تا412ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"مواصلات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال16-2015کے صفحات413تا415ملاحظہ فرمائیں۔

718

مطالبہ نمبر 32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کا صفحہ 416 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کا صفحہ 417 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 418 تا 420 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 421 تا 482 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 483 تا 487 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے صفحات 488 تا 537 ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

719

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

بدھ29۔جون2016

(یوم الاربعاء،23۔رمضان المبارک1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر20منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾
وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾
اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾
وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضُّحیٰ آیات 1 تا11

آفتاب کی روشنی کی قسم(1)اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے(2) کہ (اے محمد) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا(3)اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے(4)اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی)(6)اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا(7)اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا(8)تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا(9)اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا(10)اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا(11)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد روف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

روک لیتی ہے آپ کی نسبت، تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰ کو چلیں کھوٹے سکے وہیں پر چلتے ہیں
اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرا لیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں
اپنی اوقات صرف اتنی ہے، کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے
کل بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے تھے اب بھی ٹکڑوں پر ان کے پلتے ہیں

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب کارروائی شروع کی جاتی ہے اور آج کے ایجنڈے کے مطابق تحریک استحقاق نمبر 29 جناب شہزاد منشی کی ہے یہ تحریک استحقاق پڑھی جاچکی ہے۔ آپ اس پر کیا کہنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ کس محکمے سے متعلقہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

اے ایم ایس چلڈرن ہسپتال لاہور کا معزز ممبر اسمبلی سے نامناسب روّیہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اگر یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے تو اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو مہینے میں پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 475/16 چودھری عبدالرزاق ڈھلوں کی ہے۔ جی، ڈھلوں صاحب!

ڈی پی او کا تھانہ سٹی پولیس سرگودھا کی ملکیتی دکانوں کا 300 فیصد کرایہ بڑھانے سے تاجروں کو پریشانی کا سامنا

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔33 سرگودھا میں 1992 سے تھانہ سٹی پولیس کی ملکیتی 63 دکانیں قائم ہیں جن کا ماہانہ کرایہ ایک ہزار مقرر کیا گیا تھا اور ہر تاجر سے ایک لاکھ روپے ایڈوانس لے کر دکانیں تعمیر کی گئی

تھیں جس کا باقاعدہ ایگریمنٹ طے پایا تھا کہ ہر تین ماہ کے بعد 10 فیصد کرایہ بڑھایا جائے گا لیکن پھر 2015 میں راجہ بشارت ڈی پی او سرگودھا نے 100 فیصد کرایہ بڑھا دیا اور سالانہ 10 فیصد اضافی کرایہ بڑھانے کا فیصلہ کیا اور اس پر دکاندار عملدرآمد بھی کر رہے ہیں اور 30۔ جون 2016 تک کرایہ بھی جمع کروا چکے ہیں۔ اب تقریباً ایک سال کے بعد جون 2016 میں نئے ڈی پی او سرگودھا نے دوبارہ حکم جاری کیا کہ دکانوں کا کرایہ 300 فیصد بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس پر ایک چھوٹا سا point دینا چاہتا ہوں کہ اگر اسی طرح ڈی پی او سرگودھا اپنے تھانوں کے آگے اپنی فلاح و بہبود کے لئے دکانیں بنائے گا تو کیا اسمبلی کے آگے بھی ایک آدھا پلازہ بن سکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنی تحریک التوائے کار مکمل پڑھ لیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! یہ سارا کچھ غیر قانونی ہے جو وہ کر رہے ہیں اور عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں دکانوں کو فوری خالی کروایا جائے حالانکہ یہ اسٹیٹ، پولیس کے لئے ایک ریونیو اسٹیٹ ہے حالانکہ ایگریمنٹ ڈیل کے مطابق یہ سراسر زیادتی ہے۔ جس پر تاجر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے ساری صورتحال سے آگاہ کیا کہ یہ ان کے ساتھ سراسر زیادتی ہو رہی ہے۔ میں نے ڈی پی او اور آر پی او سرگودھا سے اس معاملہ پر بات کی لیکن جب اس معاملہ کا کوئی حل نہ نکل سکا تو تاجروں نے اس پر عدالت سے سٹے آرڈرز حاصل کر لئے جس پر ڈی پی او مشتعل ہو گیا اور اس نے تاجروں کے خلاف تھانہ فیکٹری ایریا میں جھوٹی ایف آئی آر نمبرز 16/212 اور 16/217 اور تھانہ سٹی میں ایک ایف آئی آر نمبر 16/260 مورخہ 21۔ جون 2016 کو درج کروائیں اور اپنے روایتی ہتھکنڈوں سے تاجروں کو حراساں کرنا شروع کر دیا اور عدالت کے سٹے آرڈر ہونے کے باوجود دکانداروں کو اپنا سامان ادھر سے اٹھانے پر مجبور کرنا شروع کر دیا ہے۔ ڈی پی او سرگودھا جو کہ ضلع کا پولیس افسر ہے اس نے تاجروں پر جھوٹی ایف آئی آرز درج کروا کر انتہائی ظلم کیا ہے جس سے ضلع سرگودھا کی تاجر برادری اور ان کے خاندانوں میں بالخصوص اور پورے سرگودھا شہر میں بالعموم بڑی تشویش پائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! لیکن میرا اس میں ایک ہی سوال ہے کہ یہ دکانوں کے اختیارات ان کے پاس نہیں ہیں اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے کہ کیا یہ ریونیو بورڈ کی دکانیں ہیں، وہ ڈی پی او اپنی جیب میں فنڈز لے جا رہا ہے، یہ پولیس کا "کھابہ" ہے؟ پولیس پہلے ہی بہت کچھ کرتی ہے، ان دکانوں کی ملکیت کا

پولیس کے پاس کوئی جواز نہیں ہے۔ ریونیو بورڈ کو دکانیں دینے کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اگر پولیس کے اختیارات میں تھانے کے سامنے دکانیں بنانا ہے تو پھر پارلیمان کے سامنے بھی ایک پلازہ بنا دیا جائے۔

جناب سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دی ہے، اب آپ مہربانی کریں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! آخری الفاظ رہ گئے ہیں وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں آخر میں استدعا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے علاوہ دکانوں کے لئے کمیٹی تشکیل دی جائے، میرا اس میں اصل مقصد یہ ہے کہ کیا دکانوں کے اختیارات اس کے پاس ہیں، تھانوں کے آگے دکانیں بنوا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ اس پر بحث نہیں کر سکتے، آپ تشریف رکھیں۔ میں اس بارے میں وزیر قانون سے پوچھ لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری عبدالرزاق ڈھلوں نے جو یہ تحریک التوائے کار پیش کی ہے، ویسے ٹھیک ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کو کوئی مداخلت کرنی چاہئے لیکن جو قانون کرایہ داری ہے اس کے مطابق کرایہ، میرے علم کے مطابق 10 فیصد سالانہ یا 25 فیصد تین سال کے بعد، اس سے زیادہ بڑھایا ہی نہیں جا سکتا، کوئی بھی ہو چاہے وہ پولیس کی دکانیں ہیں یا کسی اور کی ملکیت ہے جو رینٹ آرڈیننس میں کرایہ بڑھانے کی شرح موجود ہے اس سے زیادہ بڑھایا ہی نہیں جا سکتا اور یہ relief تو کورٹ سے بھی لیا جا سکتا ہے لیکن چودھری صاحب چاہتے ہیں کہ اس ایوان کی طرف سے مداخلت ہو تو میرے خیال میں چودھری صاحب اجلاس کے بعد یا اس دوران تشریف لے آئیں تو میں متعلقہ ڈی پی او یا جو بھی متعلقہ ہیں، میں ان کے ذمہ لگا تا ہوں کہ وہ قانون کے مطابق کرایہ بڑھائیں اور یہ تین سو گنا والی بات تو بالکل illegal ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 476/16 ملک محمد احمد خان کی ہے۔جی، ملک صاحب!

کنگن پور تا گنڈا سنگھ اور پاجیاں تا گوہڑ جا گیر ضلع قصور سڑکوں کی غیر معیاری تعمیر

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع قصور میں عرصہ دراز سے سڑکات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، فنڈز مختص ہونے کے باوجود محکمہ کی غفلت کی بناء پر سڑکات پر کام نہ ہو سکا ہے فنڈز lapse ہو جانے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات معزز ممبر کی بات غور سے سنیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! علاقہ مکین ضلعی انتظامیہ سمیت حکومت کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ تفصیلات یوں ہیں کہ ضلع قصور میں واقع سڑکات کنگن پور تا گنڈا سنگھ اور پاجیاں تا گوہڑ جا گیر جو عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ مقامی لوگوں نے کافی تگ و دو کر کے حکومت وقت سے مذکورہ سڑکات جن کی لمبائی 80 کلو میٹر ہے کے لئے فنڈز مختص کروائے تھے۔ یہ پاک پی ڈبلیو ڈی فیڈرل ڈیپارٹمنٹ تھا اور یہ تقریباً کوئی چالیس بیالیس کروڑ روپیہ ان سڑکات کی مد میں سے نکل گیا لیکن کام کوئی نہیں ہوا۔ ضلعی اور صوبائی انتظامیہ کی غفلت کی بناء پر سڑکات پر کام جاری نہ ہو سکا اور مختص شدہ فنڈز lapse ہو گئے۔ جب مقامی لوگوں کو اس امر کا معلوم ہوا تو ضلعی اور صوبائی انتظامیہ کے خلاف سراپا احتجاج ہو گئے ہیں، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے فوری طور پر مذکورہ سڑکات کی تعمیر شروع کروائی جائے اور غفلت برتنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ واضح رہے کہ ان سڑکوں سے ضلع قصور کے سینکڑوں چکوک قصبہ جات اور گاؤں منسلک ہیں اور یہ تین ایم این ایز کی constituencies کو آپس میں لنک کرتی ہیں، ان سے ہزاروں افراد روزانہ سفری سہولیات کرتے ہیں۔ اس ضلع کے علاوہ اوکاڑہ اور بہاولنگر کے افراد بھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ جو کام ان سڑکوں پر ہوا تھا وہ بھی ناقص اور غیر معیاری ہے۔ متعدد دفعہ شکایات متعلقہ اداروں اور افسران کو لوگوں نے کی ہیں مگر ذمہ داران کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ یہ سڑکیں زرعی اجناس کی ترسیل کے لئے زیادہ استعمال ہوتی ہیں جس کی وجہ سے کسانوں اور کاشتکاروں کو زرعی اجناس کی ترسیل میں کافی پریشانی ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

تحاریک استحقاق

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب عبدالمجید خان نیازی! میں نے تو میرے خیال میں ہر روز ہی آپ کا نام پکارا ہے، آپ نے تحریک استحقاق نمبر 24 دے کر اس کے بعد مجھے کوئی اطلاع نہیں دی۔ آج آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھنا چاہتے ہیں تو پڑھ دیں۔ مہربانی

ایس ایچ او تھانہ کروڑ لعل عیسن اور متعلقہ ڈی ایس پی کا معزز ممبر اسمبلی کے گھر کی چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرنا

جناب عبدالمجید خان نیازی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 11۔ جون 2016 کو تقریباً 12:00 بجے دن تھانہ کروڑ لعل عیسن ضلع لیّہ کے سب انسپکٹر گل محمد اور اس کے چار اہلکاروں نے میرے گھر ریڈ کی۔ پولیس کی آمد پر میں نے مذکورہ سب انسپکٹر سے پوچھا کہ انہوں نے میرے گھر پر کیوں چھاپہ مارا ہے۔ جس پر اس نے بتایا کہ ان کے پاس مصدقہ اطلاعات ہیں کہ میں نے کچھ ملزمان کو پناہ دی ہوئی ہے جس میں سے ایک ملزم محمد اسلم بھی شامل ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہاں کوئی ملزم نہیں ہے لیکن وہ پولیس سب انسپکٹر نہایت ہی بدتمیزی سے پیش آیا اور زبردستی گھر کے اندر گھس گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ان کے گھر کی تلاشی لینا غیر قانونی ہے اور دوسری طرف گھر کے اندر باپردہ خواتین بھی موجود ہیں لیکن اس نے میری ایک نہ سنی اور مجھے دھکیل کر ایک طرف کر دیا اور اندر داخل ہو گئے اور ہر کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی اور توڑ پھوڑ بھی کی جس پر میں نے شدید احتجاج بھی کیا۔

جناب سپیکر! میں نے اسے کہا کہ میں اس کے خلاف قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہوں تو اس نے کہا کہ آپ جو میرا بگاڑ سکتے ہیں بگاڑ لیں مجھے کسی ایم پی اے یا اسمبلی کی پروا نہیں۔ اپوزیشن کے ایم پی اے کے پاس کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! اس نے یہ بھی واضح طور پر کہا کہ اس نے یہ ریڈ ڈی ایس پی سید رمیض بخاری کے حکم پر کیا ہے اگر میں نے کچھ پوچھنا ہے تو مذکورہ ڈی ایس پی سے رابطہ کروں۔ میں نے اس سلسلے میں ڈی ایس پی سے بات کی لیکن اس نے بھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا اور سنی ان سنی کر دی اور کہا کہ میں

نے خوامخواہ اس کا وقت ضائع کیا ہے۔ الٹا پولیس نے اسی رات میرے اور میرے پندرہ قریبی عزیزوں کے خلاف ڈکیتی اور دوسرے جرائم کا پرچہ درج کر دیا۔

جناب سپیکر! پولیس کے سب انسپکٹر گل محمد اور ڈی ایس پی سید رمیض بخاری کے ناروا سلوک اور توہین آمیز روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 11-06-2016 کو تھانہ کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کے انسپکٹر اور عملہ نے میرے گھر میں جو raid کیا ہے تو اس کے بعد میں نے تحریک استحقاق جمع کروائی ہے اور مورخہ 26-06-2016 کو ڈی پی او لیہ اور ڈی ایس پی کروڑ لعل عیسن اور انسپکٹر کے حکم پر پولیس تھانہ کروڑ نے میرے گھر پر دوبارہ raid کیا اور گھر والوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا اور جاتے جاتے میرے دو ملازمین بھی اٹھا کر لے گئے جن کا اس ایف آئی آر سے کوئی تعلق نہیں ہے جبکہ میرے سیکرٹری جاوید کے بھائی اعجاز حسین کا ایف آئی آر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے اس کو بھی انہوں نے گرفتار کیا اور تشدد کا شدید نشانہ بنایا۔ رات کو وہ ہسپتال داخل رہا ہے اور میں کل رات کو وہاں سے چلا ہوں، یہاں جب لاہور پہنچا ہوں تو اب مجھے یہ پتا چلا ہے کہ ایک اور ایف آئی آر کاٹ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ایک اور بات جو قابل ذکر ہے کہ میرا ایک گن مین، باڈی گارڈ جو کہ چھ سال پہلے فوت ہو چکا ہے اس کو بھی اس ایف آئی آر میں نامزد کیا ہوا ہے۔

(اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب عبدالمجید نیازی بجٹ سیشن میں بھی نہیں آئے اور انہوں نے مجھے ایک دو دفعہ فون کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ تو یہ پولیس گردی ہو رہی ہے، آپ یہاں لاہور میں بیٹھے ہیں، آپ کو اطلاع نہیں کہ میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے اور جو انہوں نے اب بھی تھوڑی سی تفصیل بتائی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنی بے توقیری کسی دور میں بھی کسی منتخب نمائندے کی نہیں ہوئی۔ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد ہو گی سو ہو گی لیکن میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ اس کو personally check کریں اور ڈی پی او سے پوچھیں کہ یہ کوئی طریقہ ہے کہ آپ ایک دفعہ sitting ایم پی اے کے گھر ریڈ کریں، پھر دوسری دفعہ ریڈ کریں، پھر خواتین کی بھی پروانہ کریں اور آپ گھروں کے اندر چلے جائیں جہاں پردہ دار خواتین ہیں۔ اس کے بعد جاتے ہوئے اس کے ملازمین کو اٹھا کر لے جائیں اور اس پر ایف آئی آر درج کر دیں it's too much مجھے تو اس کی gravity کا اندازہ نہیں تھا۔

میری ان سے ایک آدھ دفعہ فون پر بات ہوئی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ انتہائی قابل شرم اور انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اس پر پوری اپوزیشن کی طرف سے احتجاج کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون کو اس کا فوری طور پر notice لینا چاہئے اور اس کی انکوائری بھی کروانی چاہئے۔ یہ تحریک استحقاق سے ہٹ کر ایک واقعہ ہے، میں نے ایک منتخب نمائندے کے ساتھ اس طرح کا توہین آمیز سلوک کبھی سنا ہے اور نہ دیکھا ہے لہٰذا اس کی فوری طور پر تحقیقات ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق مکمل کریں۔

جناب عبدالمجید خان نیازی: جناب سپیکر! لہٰذا میری تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح سے قائد حزب اختلاف نے کہا اس کا جواب alongwith enquiry report دونوں چیزیں منگوا لیتے ہیں۔ آپ اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں تو within two or three days اس معاملے کو resolve کر کے میں خود قائد حزب اختلاف کو رپورٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو pending کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں۔ میں اس تحریک استحقاق کا جواب اور انکوائری رپورٹ within three days منگوا لیتا ہوں پھر جو بھی صورتحال ہوئی میں قائد حزب اختلاف کو عرض کر دوں گا۔ چونکہ ہم خود ہی یہ کہتے ہیں کہ کوئی unheard condemn نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق آج ہی موصول ہوئی تو اس تحریک استحقاق کا جواب آ لینے دیں، اگر اس انکوائری رپورٹ اور جواب سے mover یا قائد حزب اختلاف مطمئن نہ ہوئے تو پھر ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کو بھیج دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہاں پر درجنوں تحاریک استحقاق اسی طرح سے بغیر جواب آئے استحقاقات کمیٹی کے سپرد ہوئی ہیں چونکہ مجید نیازی کا تعلق اپوزیشن

سے ہے اس لئے رانا ثناء اللہ خان کہہ رہے ہیں کہ رپورٹ آ لینے دیں اس کے بعد اس پر غور کریں It's too much ہم یہ نہیں ہونے دیں گے۔ ایک منتخب ممبر اسمبلی ہے اس کی ماں بہن کے گھر جا کر وہ اس طرح تلاشی لیتا ہے، اوپر سے اتراتا ہے، گالیاں بکتا ہے اور پھر اس کے ملازمین کو پکڑ کر لے جاتا ہے اور ان کا حوصلہ پھر بلند ہوتا ہے کہ وہاں کا ایس پی، ڈی پی او اور ڈی ایس پی بھی اس پورے کارنامے میں شریک ہو جاتے ہیں اور رانا ثناء اللہ کہتے ہیں کہ ان کا جواب آ لینے دیں، یہ نہیں ہوگا۔ آپ مجید نیازی کی اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیجئے اور باقی آپ انکوائری بھی کریں اور جواب بھی لیں لیکن یہ تحریک استحقاقات کمیٹی کے سپرد تو ہونی چاہئے میں نہیں سمجھتا کہ اس پر اس طرح کا lame excuse کرنا چاہئے تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف کو rules کے مطابق یا صورتحال سے اتنی ہی آگاہی ہے یعنی میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ within three days اس کی انکوائری رپورٹ اور اس کا جواب لے کر اس پر action لیا جائے لیکن قائد حزب اختلاف فرما رہے ہیں کہ نہیں آپ اس کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر! میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ استحقاقات کمیٹی کا اجلاس بھی کم از کم ایک مہینے میں ہوگا کیونکہ میں نے خود بھی استحقاقات کمیٹی میں serve کیا ہے۔ وہاں پر جا کر تو یہ بات مہینوں پر چلی جائے گی اور میں آپ کو within three days کہہ رہا ہوں لیکن اگر آپ اس کو مہینوں پر لے کر جانا چاہتے ہیں تو آپ اسے admit کر کے کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی within two months رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں مزید ترامیم کے لئے خصوصی کمیٹی کی تشکیل 19۔ مئی 2016 کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا کہ میں ہاؤس کی مشاورت سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں مزید ترامیم کے لئے پارلیمانی کمیٹی بناؤں جو میں جلد ہی تشکیل دے دوں گا اور اسے notify کر دیا جائے گا۔

محترمہ وزیر خزانہ کی طرف سے افطار ڈنر کا اعلان ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ فرما دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ وزیر خزانہ فرما رہی ہیں کہ آج ہاؤس کے تمام معزز ممبران کے لئے 90 شاہراہ قائداعظم پر افطار ڈنر کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام معزز ممبران کو دعوت دی جاتی ہے کہ افطار ڈنر میں شرکت کے لئے تشریف لائیں۔

(معزز ممبران اپوزیشن کی طرف سے قوم کے پیسے کا زیاں نامنظور کا نعرہ)

خطاب

ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 پر وزیر خزانہ کا اختتامی خطاب

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 پر محترمہ وزیر خزانہ کی wind up تقریر ہو گی، ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری، گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 پیش کیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ذرا مہربانی کریں۔ ضمنی بجٹ برائے سال 16-2015 پر بحث کل مورخہ 28۔جون 2016 کو مکمل ہو گئی تھی لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے محترمہ وزیر خزانہ اپنی تقریر نہیں کر پائیں اب میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی wind up تقریر کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کو ٹائم مل جائے گا۔ جب وقت ہو گا تو میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ جی، محترمہ!

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں معزز ممبران اسمبلی کی مشکور ہوں کہ انہوں نے ضمنی بجٹ برائے 16-2015 کی بحث میں بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ اس سال کا ضمنی بجٹ 146۔ارب 93 کروڑ 36 لاکھ 5 ہزار روپے تھا۔ جیسے آپ کو پتا ہے کہ بجٹ ایک tool ہوتا ہے جسے گورنمنٹ use کرتی ہے اور enable ہوتی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو بہتر طریقے سے serve کر سکے۔ بہت دفعہ ایسے حالات ہو جاتے ہیں جن کو پہلے سے بجٹ بناتے وقت fully anticipate نہیں کیا جا سکتا لیکن چونکہ ان events کی نوعیت اتنی سنگین ہوتی ہے کہ گورنمنٹ اس

وجہ سے اپنا action and intervention postpone نہیں کر سکتی اسی لئے ساری دنیا میں ضمنی بجٹ globally استعمال ہوتا ہے اور اس کی provision ہوتی ہے لہٰذا حکومت پنجاب نے بھی اسی وجہ سے اس ضمن میں اخراجات کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں چیدہ چیدہ بتا دوں کہ یہ کس جگہ خرچ ہوئے ہیں، جیسے آپ کو علم ہے اور میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا کہ اس سال کسان package گورنمنٹ کو announce کرنا پڑا ہے چونکہ world markets میں اجناس کی اتنی بری نوعیت ہو گئی تھی اور اس پر اتنا inflation تھا کہ اس کا ہمارے عام کاشتکار پر بہت بُرا اثر پڑنا تھا اس لئے ہمارے لئے کسان package لانا لازم تھا چونکہ رورل ڈویلپمنٹ اور کسان ہمارے لئے بہت بڑی priority ہیں، رورل ڈویلپمنٹ ہماری بہت بڑی ترجیح ہے۔ جہاں ہم اپنے اربن ایریاز کی ڈویلپمنٹ کا خیال رکھتے ہیں وہاں ہمیں rural economy کو آگے لے جانے اور ایک کاشتکار کے لئے بھی facilities دینے کی ذمہ داری پوری کرنا ہماری اوّلین ترجیحات ہیں اس لئے وقت ضائع کئے بغیر وزیر اعظم نے کسان announce package کیا اور اس کی implementation میں 55 بلین روپے کی سبسڈی دی گئی جس میں آدھی رقم حکومت پنجاب نے دی تھی۔ ہمیں یہ feed back ملا ہے کہ ہماری timely intervention سے کسانوں کی خاطر خواہ مدد ہوئی اور ان کی مشکلات میں کچھ کمی آئی تھی۔ ہم نے جو ضمنی بجٹ دیا ہے اس میں کوئی 20۔ ارب روپیہ تو اسی مد میں تھا جو کسان package میں ہمارا contribution تھا۔ اس کے علاوہ ہم نے بغیر GST on Agriculture ٹیوب ویلز دیئے again ہمارا مقصد کاشتکار برادری کی مشکلات میں آسانی پیدا کرنا تھا، ان کو سبسڈی دینا مقصد تھا، ان کے بجلی کے خرچ کم کرنا مقصد تھا تاکہ اس پر cost of inputs کا جو burden آیا ہوا ہے اس کو خاطر خواہ کم کیا جا سکے تو اس مد میں بھی 12۔ ارب روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ یہ interventions ہمارے لئے بروقت کرنا لازم تھیں۔ ہم اس کے لئے انتظار نہیں کر سکتے تھے کہ بجٹ پہلے پاس ہو کیونکہ اس طرح وقت نکل جاتا، ضرورت نکل جاتی اور ہم اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر پاتے اسی لئے اس کے لئے ضمنی بجٹ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ عدالتی احکامات کی تکمیل کرتے ہوئے پنشن سے متعلقہ ادائیگی کے لئے 8۔ ارب روپے کی اضافی رقم بھی بطور ضمنی بجٹ خرچ کی گئی ہے۔ Again یہ ایسا کام تھا کہ ہمیں timely intervention کرنا پڑی حالانکہ یہ بجٹ میں fully allow نہیں تھی بلکہ عدالتی احکامات کے تحت increase ہوئی ہے۔ اسی طرح مختلف محکموں میں ان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے

Provincial Excise, Industries,جاری کی گئیں جس میں supplementary grants Miscellaneous Departmentsشامل ہیں۔ان محکموں میں زیادہ تر اخراجات تنخواہوں کی adjustments, retirement benefitsاور بقایاجات کی ادائیگی کے ہیں۔ان کی تفصیل ہم نے Supplementary Budget Bookمیں دی ہوئی ہے جوکہ معزز ممبران پڑھ چکے ہوں گے۔

جناب سپیکر! discussionکے دوران معزز ممبران نے کچھ pointsبھی اُٹھائے ہیں جن کو میں ضرور touch uponکروں گی۔ان میں سے کچھ pointsایسے ہیں کہ جو incomplete informationکی وجہ سے اُٹھائے گئے۔میں ان pointsکو مختصراً touch uponکروں گی۔حزب اختلاف کے ہمارے ایک معزز ممبر نے point outکیا کہ گنج بخش ٹاؤن میں لگنے والا ٹیوب ویل انہوں نے تو نہیں دیکھا حالانکہ ضمنی بجٹ میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ اس سلسلے کے حقائق یہ ہیں کہ یہ ٹیوب ویل زکریا پارک سمن آباد ٹاؤن لاہور کے اندر لگایا گیا ہے۔اس کی مشینری خریدی جاچکی ہے اور بجلی کے کنکشن کے لئے demand noteجمع ہوچکا ہے۔یہ ٹیوب ویل اس وقت testingکے مرحلے سے گزر رہا ہے۔اگر معزز ممبر کی نظر سے یہ ٹیوب ویل نہیں گزرا تو وہ زکریا پارک میں جاکر دیکھیں وہ ٹیوب ویل ان کو ضرور مل جائے گا۔

جناب سپیکر! کچھ معزز ممبران کی طرف سے وکلاء کے expendituresپر بات کی گئی ہے۔حکومت پنجاب Rules of Business 2011کے تحت یہ اختیار رکھتی ہے کہ کسی خاص caseکی عدالت میں پیروی کے لئے وہ ایڈووکیٹ جنرل کے آفس کے علاوہ کسی پرائیویٹ وکیل کی خدمات بھی لے سکتی ہے۔قواعد وضوابط کے تحت پرائیویٹ وکیل کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔اس سلسلے میں خواجہ حارث کے علاوہ دیگر قابل وکلاء کی خدمات بھی گاہے بگاہے حاصل کی گئی ہیں جو Rules of Businessکے تحت allowedہیں۔کچھ معزز ممبران کو اس پر اعتراض تھا تو ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ under the Rules of Business allowedہے۔

جناب سپیکر! ایک معزز ممبر نے محکمہ سپورٹس کے حوالے سے point outکیا کہ جمنیزیم کے لئے کوئی چار پانچ اضلاع میں ایک ہی رقم رکھی گئی ہے۔گزارش یہ ہے کہ محکمہ سپورٹس نے تحصیل، ضلع اور ڈویژن لیول پر prototype gymnasiumبنائے ہیں جن کے یکساں ڈیزائن ہوتے ہیں اور ان کی قیمت طے شدہ ہوتی ہے۔چار پانچ اضلاع میں جمنیزیم کی ایک ہی قیمت اس لئے دکھائی گئی

ہے کیونکہ وہ prototype gymnasiums ہیں۔ان کے ڈیزائن اور قیمت ایک ہی ہوتی ہے تو اس میں اتنا بڑا کوئی issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر!ایک معزز ممبر نے بات کی کہ ساہیوال کول پراجیکٹ پر کچھ executives کو بھاری تنخواہوں پر رکھا گیا ہے۔گزارش یہ ہے کہ ساہیوال کول پراجیکٹ Chinese Investment ہے۔اس میں حکومت پنجاب نے تو کسی executive کو hire ہی نہیں کیا۔وہ ایک Chinese Investment ہے اور اس میں recruitment حکومت پنجاب نہیں بلکہ Chinese firm کرتی ہے۔

جناب سپیکر!معزز ممبران نے International Trips پر بڑی بات کی ہے۔اس وقت ہم اپنی growth strategy کے تحت پنجاب اور پاکستان میں انوسٹمنٹ بڑھانا چاہ رہے ہیں۔ہمارے ہاں انوسٹمنٹ کیوں نہیں آئی؟اگر ہم اس کا analysis کرنے بیٹھیں تو جہاں ہم مختلف چیزوں کو دیکھتے ہیں وہیں ہمیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ اس میں پاکستان کے image کو بہتر بنانے اور pro-actively آگے engage کرنے کی ضرورت تھی تاکہ growth بڑھ سکے اور انوسٹمنٹ کو attract کیا جا سکے اور اس میں خاطر خواہ پیشرفت ہوئی ہے۔سی۔پیک ایک بہت بڑا initiative ہے جو اس کی success کو demonstrate کرتا ہے۔اب ان initiatives کو آگے بڑھانے کے لئے، پراجیکٹس اور یہاں پر انوسٹمنٹ کے مواقع discuss کرنے کے لئے، foreign investors کو attract کرنے کے لئے، دوسرے ممالک میں اپنا بہتر image project کرنے کے لئے غیر ممالک کے دورے کرنے پڑتے ہیں تب ہی تو وہ ہماری طرف دھیان دیں گے۔

جناب سپیکر!بد قسمتی سے پچھلے کئی سالوں سے ہمارا image ایسا نہیں تھا کہ کوئی پاکستان یا پنجاب میں آ کر invest کرتا۔ان چیزوں کے لئے حکومت کے officials اور منتخب ممبران دوسرے ممالک میں جاتے ہیں تو یہ ملک کے لئے ایک خدمت ہے۔اگر ہم ان چیزوں میں پڑے رہے کہ کیوں گئے، کیسے آئے اور کیا ہوا تو پھر growth rate، روزگار کے مواقع اور انوسٹمنٹ بڑھانے کے ہمارے بڑے بڑے objectives پورے نہیں ہو سکیں گے اور یہ سب objectives ہماری چھوٹی چھوٹی نکتہ چینیوں کا شکار بن کر رہ جائیں گے۔ہمیں دوسرے ممالک میں اپنا image ایک progressive nation، ایک profitable national اور ایک civilized nation کے طور پر project کرنا

ہے۔اس کے لئے ہمیں محنت کرنا ہوگی اور اپنی economy کو ایسا بنانا ہے کہ جس سے investors کو return ملے۔ ہمیں یہ سب کچھ ثابت کرنا ہے اور اس کے لئے یہ اخراجات ضروری ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور area پر بار بار بات کی گئی اور کافی معزز ممبران نے اس بابت بات کی ہے۔یہ advertisement کا معاملہ ہے۔اگر حکومت کچھ initiatives لیتی ہے تو اس میں public awareness کس طرح create ہو؟ ڈینگی کا مسئلہ، سیلاب کی compensation اور معذوروں کے لئے خدمت کارڈ کے اجراء کے بارے میں لوگوں کو بتائیں گے تب ہی ان کو پتا چلے گا کہ حکومت کا ایک initiative آیا ہے جس کے تحت ہمیں فلاں مراعات مل سکتی ہیں۔جب ان کو علم ہوگا تو پھر ہی وہ approach کریں گے اور ان مراعات کو avail کریں گے۔اس میں اخراجات کرنا لازم ہے کیونکہ کوئی programme initiate کر دینا اور اس کی proper awareness create نہ کرنا پروگرام کو unsuccessful کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے جو criticisms کیا گیا میں نے اس کا مختصراً جواب عرض کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک تھوڑی سی مزید وضاحت کر دوں گی کہ International trips کے جو officials ہوتے ہیں ان کے اخراجات حکومت ضرور اُٹھاتی ہے لیکن جو ایم پی اے صاحبان official delegation کے ساتھ جاتے ہیں وہ اپنے اخراجات خود ہی برداشت کرتے ہیں اور حکومت ان کے اخراجات نہیں اٹھاتی۔یہ وضاحت کرنا انتہائی ضروری تھی۔آج ایک مرتبہ پھر wind up کرنے سے پہلے میں آپ کا اور سارے معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ اجلاس میں بھرپور طریقے سے participate کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سارے معزز ممبران کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بجٹ اجلاس میں میرا ساتھ دیا۔میں آپ سے ایک عاجزانہ اور humble request بھی کرنا چاہتی ہوں۔دیکھیں اللہ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم اپنے ملک پاکستان کو serve کر سکیں۔آئیں ساتھ مل بیٹھ کر پاکستان اور پنجاب کو ترقی کی راہوں پر لے کر جائیں تاکہ آئندہ نسلوں کے سامنے ہم شرمندہ نہ ہو پائیں۔معزز ممبران حزب اختلاف سے میری humble request ہے کہ ہمارا ساتھ دیجئے، ہمیں تجاویز دیں اور ترقی کے مراحل طے کرنے میں ہمارے ساتھ مل کر آگے بڑھیں تاکہ ہم سب سرخرو ہو سکیں اور عوامی نمائندگی کو fully justify کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اسمبلی کے افسران اور سٹاف کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ جنہوں نے اس سیشن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن مدد کی اور ہمیں facilitate کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک روایت ہے جو ہر سال ہم کرتے ہیں۔ میں پنجاب اسمبلی کے سب ملازمین بشمول ڈسپنسری سٹاف پنجاب اسمبلی کو خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے دو ماہ کی اضافی تنخواہ بطور اعزازیہ دینے کا اعلان کرتی ہوں۔ بہت شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! بجٹ کا کام چل رہا ہے آپ تشریف رکھیں میں بعد میں آپ کو ٹائم دے دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ برائے سال16-2015 کے مطالبات زر

پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: جی، ضمنی بجٹ برائے سال16-2015 میں ضمنی مطالباتِ زر کی تعداد 37 ہے۔ حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ ان 37 ضمنی مطالباتِ زر میں سے تین ضمنی مطالباتِ زر میں دوپہر ایک بجے تک حسب ذیل ترتیب سے cut motions ہوں گی اور اُس کے بعد ایک بجے اس پر guillotine apply کر دی جائے گی۔ پہلا مطالبہ زر نمبر 3۔ آبپاشی و بحالی اراضی، مطالبہ زر نمبر 4۔ انتظام عمومی، مطالبہ زر نمبر 2۔ جنگلات۔ جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 3 آبپاشی و بحالی اراضی پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ ارب 69 کروڑ 10 لاکھ 13 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 69کروڑ 10لاکھ 13ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 3 میں کٹوتی کی تحریک قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)، ملک تیمور مسعود، جناب آصف محمود، راجہ راشد حفیظ، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، جناب اعجاز حسین بخاری، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، میاں ممتاز احمد مہاروی، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت، جناب احمد علی خان دریشک، سردار علی رضا خان دریشک، جناب خرم شہزاد، چودھری مونس الہیٰ، سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار محمد آصف نکئی، جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، جناب محمد ناصر چیمہ، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، خواجہ محمد نظام المحمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، مخدوم سید علی اکبر محمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، محترمہ فائزہ احمد ملک، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب علی سلمان اور جناب احسن ریاض فتیانہ کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"2۔ارب 69کروڑ 10لاکھ 13ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"2۔ارب69کروڑ 10 لاکھ13ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی"کم کرکے ایک روپیہ کردی جائے۔"

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghous Pasha): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، قاضی احمد سعید!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!حکومت ہر سال آبپاشی پر اربوں کھربوں روپیہ خرچ کرتی ہے۔زراعت اور آبپاشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور پنجاب کی ترقی کا دارومدار زراعت پر ہے۔زراعت میں اوسط پیداوار حاصل کرنے کے لئے آبپاشی کے نظام کو بہتر ہونا ضروری ہے۔کبھی ہم نے اپنے گریبان میں جھانک کر یہ سوچا ہے، یہ دیکھا ہے کہ انگریز ہمیں آبپاشی کا جو بہترین نظام دے گیا تھا68سال گزرنے کے بعد کیا وہ نظام اُسی طریقے سے چل رہا ہے اور کیا ہم اُس نظام سے اُسی طریقے سے مستفید ہو رہے ہیں؟ بالکل نہیں۔محکمہ آبپاشی ایک مافیا بن گیا ہے اس محکمہ نے خود ہی آبپاشی کے نظام کو تباہ کر دیا ہے۔آپ یہ بات سُن کر حیران ہوں گے کہ سیکرٹری آبپاشی وزیراعلیٰ کوbriefingکے دوران تمام صورتحال کے حوالے سےOK reportدیتے ہیں۔پورا ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ سالہا سال دریائے سندھ کی پٹی پرfloodآتا ہے اُس میں ضلع راجن پور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، رحیم یار خان اور بہاولپور سیلاب کی ضد میں آتے ہیں جس میں لاکھوں ایکڑ زمین دریا بُرد ہو جاتی ہے، ہزاروں لاکھوں مویشی مر جاتے ہیں، ہزاروں لاکھوں آدمی بے گھر ہو جاتے ہیں اور کروڑوں روپے کی فصلوں کا نقصان ہوتا ہے تو میں اس محکمہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کبھی انہوں نے یہ پروگرام دیا ہے کہ اگلے سالfloodکی روک تھام کے لئے ہم یہ طریق کار بنا رہے ہیں یاfloodسے پہلے تیاری کر لی جائے؟ جبfloodآتا ہے تو حکومت کی طرف سے جو بھی ہو لیکن محکمہ آبپاشی کی طرف سے پھرتیاں اور ہوائی جمع خرچ دکھا کر یہ ارباب اختیار کو چُپ کرا دیتے ہیں اور پھر اگلا سال شروع ہوتا ہے اور کچے کے علاقے کے لوگ پھر اسی انتظار میں رہتے ہیں کہ شاید کوئی ہمارا پُرسانِ حال ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے یہ چھ سات اضلاع ہمیشہ سیلاب کی ضد میں رہتے ہیں اور یہ محکمہ آبپاشی کی انتہائی نااہلی کا نتیجہ ہے۔حکومت ٹیلوں پر پانی پہنچانے، نہروں کی بہتری اور اُن کی بھل صفائی کے لئے ہر سال کروڑوں اربوں روپے کا فنڈ رکھتی ہے۔ہوتا یوں ہے کہ

meetings ہوئیں، دورے ہوئے اور نتیجہ کچھ بھی نہیں مثلاً رحیم یار خان کو دیکھ لیں، ایک دو نہروں کی بھل صفائی ہوئی اور باقی انہوں نے کاغذوں میں دکھایا یا زمینداروں سے ٹریکٹر اور مشینری لے کر بھل صفائی کرائی گئی اور یہ اُس مد کی تمام رقم خُورد بُرد کر لیتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اُس بجٹ کا 65 فیصد غیر ترقیاتی پروگرام پر یہ محکمہ خرچ کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ اس محکمہ کو انہار کے بندوں کو پختہ اور بہتر کرنے کے لئے کروڑوں روپے کے فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ محکمہ آبپاشی کے اپنے ٹھیکیدار ہیں انہوں نے اپنے من پسند لوگ رکھے ہوئے ہیں کیونکہ بندوں اور پشتوں کو مضبوط کرنا مٹی کا کام ہے، مٹی زیادہ نظر آئے یا تھوڑی نظر آئے مٹی مٹی ہوتی ہے۔ یہ چند جگہوں پر چند نہروں کے پشتوں کو صحیح کر کے باقی تمام ہوائی جمع خرچ کی رپورٹ دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! کسان کو اریگیشن کے معاملہ میں جو اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کی مشکل ہے میں اس کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ جب یہ نظام بنا تو 1928 میں ان موگہ جات کا سائز ڈیزائن کیا گیا اور جو مستقل نہریں تھیں جن کو مستقل declare کیا گیا ان کو 40 فیصد اور غیر مستقل نہروں کو 35 فیصد پانی دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس وقت 25 سے 30 فیصد زمین آباد تھی باقی بنجر تھی۔ اس وقت سو فیصد زمین آباد ہو چکی ہے۔ کیا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے آج تک اس طرف توجہ دی ہے؟ اس ٹیکنالوجی کے دور میں زمین آباد ہو چکی ہے لیکن انہوں نے کبھی وزیراعلیٰ کو یہ پروگرام یا بریفنگ نہیں دی کہ 1928 کے موگوں کا سائز چل رہا ہے اسے تبدیل کیا جائے۔ ایسا اس لئے ہے کہ اس بات میں ان کی اپنی روزی روٹی ہے۔ جب پانی کا وقت آتا ہے تو ایس ڈی او اور ایکسین اپنی پھرتیاں شروع کر دیتے ہیں۔ زمیندار کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں پر ایوان میں بیٹھے ہوئے زیادہ تر تعداد زمینداروں کی ہے خدا کی قسم فی موگہ ایک لاکھ روپے ریٹ ہوتا ہے۔ یہ موگے بھی خود توڑتے ہیں اور زمینداروں پر تاوان کی ایف آئی آرز بھی بعد میں یہ خود دیتے ہیں۔ ان کا اس طرف دھیان نہیں ہے کہ ہم اس نظام کو بہتر کریں اور فصلوں کو سیراب کرنے والے جو موگہ جات ہیں انہیں زمین کے تناسب سے بڑھائیں تاکہ فصلوں کو صحیح پانی ملے اور ہماری پیداوار میں اضافہ ہو۔

جناب سپیکر! چولستان جنوبی پنجاب کا ایک بہت بڑا حصہ ہے۔ 66 لاکھ ایکڑ زمین بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر میں بنجر پڑی ہوئی ہے اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ اگر وہ زمین سیراب ہوتی اور آباد ہوتی تو کیا اس سے revenue حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ چولستان میں 20 لاکھ

لائیوسٹاک ہے۔ انہوں نے کبھی اس طرف توجہ نہیں دی۔ اگر یہ چولستان میں کوئی سسٹم لاتے، کوئی نہری نظام لاتے تو 66 لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہو سکتا ہے، revenue اکٹھا ہو سکتا ہے اور پنجاب ترقی کر سکتا ہے۔ اگر چولستان کو ہم پانی میسر کریں تو لائیو سٹاک کی تعداد 20 لاکھ سے ایک کروڑ تک جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! جب انڈیا کے ساتھ سندھ طاس معاہدہ ہوا تو ستلج کا پانی بند کر دیا گیا۔ یہ بات طے ہوئی کہ ستلج میں 10 ہزار کیوسک پانی نہروں کے ذریعے دیا جائے گا۔ جہاں فصلوں کو پانی ملے گا اس سے بہتر فائدہ یہ ہونا تھا کہ پینے کا پانی بھی ملتا لیکن آج ستلج بھی پانی سے محروم ہے۔

جناب سپیکر! میں اتنی گزارش کروں گا کہ پنجاب کی ترقی کا دارومدار زراعت پر ہے اور زراعت کا دارومدار اریگیشن ڈیپارٹمنٹ پر ہے۔ اگر اس ڈیپارٹمنٹ نے اپنا قبلہ درست نہ کیا اور ہوائی inputs اور ہوائی بریفنگ دے کر ارباب اختیار کو مطمئن کرتے رہے تو پھر آنے والے وقت میں ہمیں وہ پیداوار نہیں ملے گی جو اس وقت ہم اوسط پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ہم جتنی بھی بات کریں وہ کم ہے کیونکہ اس سے کسان کی زندگی وابستہ ہے اور کسان کی روٹی وابستہ ہے اور اس سے مزدور طبقے کی دال روٹی چلتی ہے۔

جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی کا ایک اور کارنامہ یہ ہے کہ اس کے 1928 میں بنائے گئے ریسٹ ہاؤسز آج بھوت بنگلے کا منظر پیش کر رہے ہیں اور گورنمنٹ مجبور ہو گئی ہے کہ ان ریسٹ ہاؤسز کو بیچ دیا جائے۔ یہ حال ہے اس محکمہ کا لہٰذا میری گزارش ہے کہ ان کو دی جانے والی رقم کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ 65 فیصد پاکستانی آبادی زراعت سے منسلک ہے اور اس پر گزارا کرتی ہے۔ مزید یہ کہ آپ کی 80 فیصد معیشت بھی زراعت پر انحصار کرتی ہے اور اریگیشن سسٹم کے بغیر اور اریگیشن سسٹم کو بہتر کئے بغیر ہم زراعت میں بہتری نہیں لا سکتے۔ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اریگیشن کی بات آئے گی تو پاکستان دنیا کا دوسرا ملک ہے جس کے پاس اتنا بڑا اریگیشن سسٹم موجود ہے۔ اس حوالے سے ہم lucky ہیں۔ ہمارا اریگیشن سسٹم آج کا نہیں ہے بلکہ سو سال پرانا ہے جو 17 بیراجوں اور 44 بڑی نہروں پر مشتمل ہے جس میں سے 13 بیراج اور 22 بڑی نہریں پنجاب میں موجود ہیں۔ اللہ نے ہمیں اریگیشن سسٹم دیا لیکن ہم اس کو چلا نہیں پا رہے، اس میں کیا کمیاں اور کوتاہیاں ہیں وہ میں mention کرنا چاہوں گی کہ جس میں ہم بہتری لا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں تنقید برائے تنقید مقصد نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ ہم بہتری کیسے لائیں۔ یہاں جب سیلاب آتا ہے تو ہم سب واقف ہیں کہ سیلاب اللہ کی نعمت ہوتا ہے کہ اس کا پانی جب آتا ہے تو اس پانی کو آپ reservoir میں ڈال لیں تو یہ آپ کے لئے باعث رحمت ہے۔ یہ اربوں روپے کا پانی ہوتا ہے جسے ہم ہر سال ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ پانی ہمارے لئے آفت اور عذاب بن جاتا ہے۔ ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں لیکن لاکھوں ایکڑ اراضی پانی میں بہہ جاتی ہے، مویشی بہہ جاتے ہیں اور کئی قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں لیکن ہم نے آج تک نہیں سوچا کہ ہم اس پانی کو محفوظ کیسے کر سکتے ہیں؟ سیلاب کے دنوں میں انڈیا بھی پانی چھوڑ دیتا ہے۔ ہم اس کو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ہم اس پانی سے بجلی بنا سکتے ہیں لیکن آج تک کبھی بھی گورنمنٹ نے اس serious issue پر کام نہیں کیا۔ یہاں ایک کنال سسٹم بنایا گیا لیکن المیہ یہ ہوا کہ سیلاب کے بعد جب اس سسٹم کو دیکھا گیا تو کارنامہ یہ ہوا کہ اس میں ایک بوند پانی جمع نہیں ہو سکا جو کہ ہمارے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی کا ثبوت ہے۔ اگر وہاں صحیح ٹیکنیکل لوگ کام کرتے تو شاید ہم یہ نتائج نہ پاتے اور پانی کی بڑی مقدار ہم ذخیرہ کر سکتے تھے لیکن وہاں پر پیسا بھی ضائع ہوا، وہاں ہماری effort بھی ضائع ہوئی اور پانی کا ایک قطرہ بھی ہم reserve نہیں رکھ سکے۔

جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی صورتحال بھی discuss کرتی جاؤں۔ میں نے اسمبلی میں ایک put question کیا تھا کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس بلڈوزرز اور ہیوی مشینری کی کمی ہے تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ سے استدعا کی کہ چونکہ سیلاب آنے والا ہے لہٰذا سیلاب آنے سے پہلے ہمیں بلڈوزرز دیئے جائیں تاکہ ہم بھل صفائی کر سکیں، بند اور ڈیمز کو protect اور مضبوط کر سکیں لیکن پنجاب گورنمنٹ نے جواب دیا کہ آپ اپنے پرانے بلڈوزرز اور مشینری بیچ کر ہمیں payment کریں تو ہم اس میں add کر کے آپ کو نئی ہیوی مشینری سپلائی کریں گے۔ اس پرانی مشینری کو بیچ کر 36 کروڑ روپے حاصل ہوئے اور وہ رقم پنجاب گورنمنٹ کو pay کر دی گئی، پھر خاموشی ایک لمبی خاموشی ہو گئی، پھر جب سیلاب آنے میں دو ماہ رہ گئے تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے پوچھا کہ وہ ہمارے جو بلڈوزرز آنے تھے وہ کدھر گئے؟ تو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے بڑا معصومانہ سا جواب آیا کہ وہ تو ہم نے 36 کروڑ روپے کے لیپ ٹاپ خرید کر بانٹ دیئے ہیں۔ اب جائے عوام بھاڑ میں تو یہ ہے ایک بہت ہی غیر مناسب روّیہ، بجائے اس کے کہ ہم اپنی تکنیک، اپنی زراعت کو کامیاب کرنے کے لئے اور سیلاب کے پانی کو maximum utilize کرنے کے لئے اپنے سسٹم کو مضبوط کریں اور heavy machineries دیں۔

جناب سپیکر!اس کے بعد آپ کی نہروں کی بھل صفائی نہیں ہوتی، جب تھوڑی سی بارش ہوتی ہے وہ اُبل پڑتی ہیں اور آپ کا شہر choke ہو جاتا ہے تو پھر ہمارے وزیر اعلیٰ کی محنت کا کیا فائدہ کہ ان کو اس پانی میں ہیلی کاپٹر کے through جانا پڑتا ہے اور long shoes پہن کر وہاں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ اگر یہی effort اور پیسا صحیح معنوں میں ادارے پر لگایا جائے تو شاید یہ ضرورت پڑتی، ہیلی کاپٹر کے خرچے پڑتے اور نہ ہی اتنی effort کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ ہر جگہ پر وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم کا موجود ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ مزہ تو تب ہے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا سسٹم اتنا زبردست ہو کہ آپ کے جائے بغیر خود بخود وہاں پر کام ہو جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ اپنی بات carry on رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہماری نہروں کی لمبائی 23 ہزار میل ہے اور ہم 26.78 ملین ایکڑ پانی save کر سکتے ہیں۔ اگر ہم proper ان نہروں کی بھل صفائی کریں، بند بنائیں اور ہم اپنے اس موجودہ سسٹم کو utilize کرنے کے قابل ہو جائیں، reservoir کی طرف توجہ دیں تو ہم جس بحران کا شکار ہوتے ہیں تو پھر ہم اس بحران کا بالکل شکار نہیں ہوں گے۔ یہ میری تجاویز کو negative لے کر شور مچا رہے ہیں۔ اب میں ضمنی بجٹ جو کہ irrigation and land reclamation کی مد میں خرچ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! وہ ٹوٹل 2۔ارب 69 کروڑ 10 لاکھ 13 ہزار روپے ہیں۔ اس میں جو funds sand works and purchase of machines جو کہ ٹریکٹر ٹرالیاں ہیں اس کی مد میں جو پیسے خرچ کئے گئے وہ 19 کروڑ 50 لاکھ روپے ہیں۔ یہ تو already ان کو سالانہ فنڈ میں رکھنے چاہئیں تھے کیونکہ یہ تو طے ہے کہ آپ کو sand bags کے لئے یہ amount چاہئے۔ دیکھیں ہمیں پہلے اپنے concepts clear کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم ضمنی بجٹ کیوں allocate کرتے ہیں؟ تو مجھ سے بہت زیادہ تجربہ اور وژن رکھنی والی ہماری وزیر خزانہ یہاں بیٹھی ہیں وہ بہتر سمجھتی ہیں لیکن سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ضمنی بجٹ کی اصل life اور بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم ایمرجنسی حالات میں، ایمرجنسی کی صورت میں جب سیلاب آ جاتا ہے اور emergencies declare ہو جاتی ہیں۔ اس میں maintenance اور بند بنانے اور ایسی دوسری چیزوں کے لئے مختص کرتے ہیں نہ کہ وہ کام جو کہ regular basis پر ہوتے ہیں ہم ان کو بھی ضمنی بجٹ میں add

کر لیں۔ جو بجٹ میں سالانہ فنڈز رکھے جاتے ہیں وہ ہم پورے use ہی نہیں کر پاتے اور آدھا بجٹ واپس کر دیتے ہیں لیکن اس کے بعد پھر ہم ایک بجٹ ضمنی بجٹ کی صورت میں عوام کے سر پر تھوپ دیتے ہیں تو یہ اس کا اصل use اور حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح ایک اور فنڈ جو میری نظر سے گزرا کہ جو سات ڈیمز ہیں ان کی repair کے لئے 10 کروڑ 15 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ ایک تو یہ ان سات ڈیمز کی وضاحت کر دیں کہ یہ کہاں پر واقع ہیں، یہ کب بنے تھے اور ان کی repair کیسے ہونی تھی اس کا کوئی سیاق وسباق نہیں ملتا کہ یہ ڈیمز کہاں واقع ہیں اور واقع ہیں بھی یا نہیں ہیں اور ان کی مد میں جو خرچہ ہو رہا ہے وہ کس کھاتے میں جا رہا ہے؟ حکومت جب اپنے خرچے کرتی ہے اِدھر سے اٹھا کر اِدھر کر اُدھر سے اٹھا کر اِدھر اور پھر وہ خرچ ضمنی بجٹ کی صورت میں اس عوام پر لاد دیا جاتا ہے یہ تو خرچ کرنے کے بعد بتایا جاتا ہے کہ ہم نے یہ خرچ کر دیا ہے اور آخر پر میں یہی کہنا چاہوں گی کہ۔

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

جناب سپیکر: بہت شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! دیکھیں آپ سمجھدار ہیں، ذرا cut motions پر بات ہو لینے دیں، اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دے دوں گا ان کو اس پر بات کر لینے دیں کیونکہ یہ ان کا ٹائم ہے اور 1:00 بجے اس پر guillotine apply ہو جانی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہمارے پر بھی apply ہو جانی ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! نہیں، آپ پر کیوں apply ہو گی میں کیوں آپ کو ایسے کہوں؟ آپ نے بات کرنی تھی تو آپ کو پہلے آنا چاہئے تھا۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ جی، سردار صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ cut motion پیش کی گئی اور میں مختصر سی بات کروں گا کیونکہ زیادہ بات کرنے کا اب کوئی فائدہ نہیں اس لئے میں آپ کا اور نہ ہی حکومت کا وقت ضائع کرنا چاہتا ہوں۔ مختصراً یہ ہے کہ رپورٹس کے مطابق اگلے دس سالوں میں پاکستان کے اندر پانی کی کمی یا

پانی کا بحران آجائے گا اور اس بحران میں پینے کے پانی سے لے کر زرعی پانی تک کے پانی کی بات ہے۔ 1681-ارب کا بجٹ جو تاریخ میں پہلے کبھی نہیں پیش کیا گیا اس میں میرا سوال یہ ہے کہ کیا کسی جگہ پر کوئی پالیسی، کوئی پروگرام یا کوئی پیسے رکھے گئے ہیں کہ جو پانی خدا کی طرف سے نعمت ہے اور وہ پانی ہم ضائع کر دیتے ہیں وہ پانی دریاؤں میں سے ہوتا ہوا سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ کیا ہم نے اس کے لئے کوئی ڈیم بنانے کی ضرورت محسوس کی، کیا ہم نے کوئی پروگرام بنایا، یہ کروڑوں روپے جو ڈیمز کی repair کے لئے انہوں نے ضمنی بجٹ میں بتائے ہیں تو میرے نقطہ نظر کے مطابق وہ تربیلا یا منگلہ ڈیم ہے۔ یہ ان دو ڈیمز کے علاوہ ہمارے پاس پانی retention کا کوئی اور ذریعہ ہی نہیں ہے۔ ہم خدا کے آسرے پر اریگیشن سسٹم چلا رہے ہیں۔ یہ 2.5-ارب روپے جو کہ ضمنی بجٹ کی صورت میں خرچ کئے گئے تو اس پر میرا منسٹر صاحبہ سے یہ سوال ہوگا کہ یہ کس قسم کا محکمہ ہے کہ اس کو سوتے سوتے جاگ آ گئی اور ان کو یاد آیا کہ ہم نے 2-ارب روپے مزید مانگنے ہیں، کس لئے مانگنے ہیں، کیا وہ محکمہ اس دنیا میں نہیں بستا، کیا ان کو نہیں پتا کہ سیلاب آ سکتے ہیں، کیا ان کو نہیں پتا کہ بند ٹوٹ سکتے ہیں، کیا ان کو نہیں پتا کہ یہاں پر طغیانی آ سکتی ہے۔ یہ جو 2-ارب روپے ضمنی بجٹ کی صورت میں خرچ کئے تو اس وقت کیا یہ سوئے ہوئے تھے؟ جب یہ بجٹ بنا رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں مختصراً on the floor of the House آپ کے سامنے یہ request, اور ڈیمانڈ کروں گا کیونکہ ویسے بھی ایک بجے زبان اور بولتی بند کر دینی ہے کہ پاکستان کی بقاء کے لئے کالا باغ ڈیم بننا چاہئے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ڈیم بننے چاہئیں اور پاکستان کی بقاء کے لئے ڈیم بننے چاہئیں۔ ہم اس کو سیاست کی نذر نہ کریں۔ منسٹر صاحبہ نے بڑی اچھی تقریر کی اور آج ان کو یاد آ گیا کہ اپوزیشن کو ان کے ساتھ چلنا چاہئے اور یہ ہمیں دیتے تو کچھ نہیں اور ساتھ چلا رہے ہیں۔ ہم چلنے کو تیار ہیں ان ڈیمز کے لئے آپ کے ساتھ فی سبیل اللہ چلنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا واسطے چلنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہمیں چلائیں تو سہی۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جب آپ کے پاس حکومت تھی اس وقت آپ کو کیا ہوا تھا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ چڑی چھکا کھیل لیتے ہیں کہ کس نے کیا کیا تھا اور کس نے کیا نہیں کیا تھا؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سردار صاحب! چلیں مہربانی۔ بہت شکریہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ ویسے آپ کو یہ بات کہنی نہیں چاہئے تھی۔ آپ Speaker of the House ہیں اور آپ کو impartial entity ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ملک وقوم اور صوبے کے لئے جو فائدہ مند بات ہے وہ کی ہے، اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تو پھر آپ commitment دیں۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کی بات کو endorse کر رہا تھا لیکن آپ پتا نہیں کدھر کی بات کدھر لے کر چلے گئے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ ریکارڈ میں اس بارے کہہ رہے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ابھی میری تقریر ختم نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! بولیں، جتنی مرضی لمبی بات کریں اور کرتے جائیں مجھے کیا اعتراض ہے؟ ایک بجے تو guillotine apply ہو ہی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں بس آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ پلیز بس مجھ سے بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے حکومت pressurize کر رہی ہے لہٰذا میں بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! تمام ممبران نے محکمہ آبپاشی پر general discussion کی ہے اور ضمنی گرانٹ جو کہ آج کا موضوع ہے اس پر بہت ہی کم بات کی گئی ہے حالانکہ انہیں چاہئے تھا کہ انہوں نے اگر cut motions دی ہیں تو مدات کی مخالفت کرتے تاکہ ان کا سیر حاصل جواب دیا جاتا لیکن پھر بھی میں ان کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ضمنی گرانٹ برائے محکمہ آبپاشی 2۔ارب 69 کروڑ 10 لاکھ 13 ہزار روپے ہے۔ ضمنی گرانٹ کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں کہ ایڈہاک ریلیف

الاؤنس 2015 میں فراہم کردہ رقم 36 کروڑ 34 لاکھ 44 ہزار روپے ہے، سرکاری ملازمین کی بنیادی تنخواہ میں ساڑھے سات فیصد اضافہ بطور ایڈہاک ریلیف الاؤنس کا اعلان بجٹ تقریر 16-2015 میں کیا گیا جو کہ پیش کردہ بجٹ میں شامل نہ تھا اس لئے بعدازاں یہ رقم ضمنی گرانٹ کی مد میں فراہم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا ادائیگی service renders کی مد میں فراہم کردہ رقم ایک کروڑ 56 لاکھ 69 ہزار روپے ہے، service renders کی فراہم کردہ رقم Indus River System Authority کو ادا کی گئی ہے اور مذکورہ بالا رقم کی ادائیگی پنجاب کو فراہم کئے جانے والے نہری پانی کے عوض 30 پیسے فی ایکڑ فٹ کے حساب سے ارسا کی demand پر کی گئی ہے جو کہ بجٹ 16-2015 میں شامل نہ تھی۔

جناب سپیکر! تیسرا Inland Water Transport Development Company کو فراہم کردہ رقم جو کہ 29 کروڑ 57 لاکھ 82 ہزار روپے ہے، حکومتِ پنجاب نے دریائے سندھ میں باربرداری کے لئے اٹک تا داؤد خیل ایک پائلٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا ہے کیونکہ اس مد میں 16-2015 میں یہ رقم مختص نہ کی گئی تھی لہٰذا ضمنی گرانٹ کے ذریعے اس اہم پراجیکٹ کے لئے رقم فراہم کی گئی ہے۔ سیلاب سے تباہ شدہ انفراسٹرکچر اور flood ایمرجنسی کاموں کے لئے فراہم کردہ رقم 2۔ارب 93 لاکھ 37 ہزار روپے ہے، سیلاب سے تباہ شدہ flood بندوں، نہروں، سیم نالوں، small dams اور دیگر ایمرجنسی flood works کے لئے یہ رقم فراہم کی گئی ہے۔ بجٹ 16-2015 میں مختص کردہ رقم معمول کے سالانہ بجٹ کے مطابق تھی، سیلاب کا دورانیہ بجٹ کے بعد شروع ہوتا ہے اور سیلاب سے آبپاشی کے انفراسٹرکچر کو ہونے والے نقصان کا تخمینہ لگانے کے بعد ضمنی گرانٹ کے ذریعے مذکورہ بالا رقم فراہم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! متفرق اخراجات کے لئے فراہم کردہ رقم 27 لاکھ 81 ہزار روپے ہے، دورانِ ملازمت انتقال کر جانے والے ملازمین کے خاندانوں کی مالی معاونت، حاضر سروس ملازمین کے لئے الاؤنسز اور ٹی اے / ڈی اے وغیرہ کے لئے یہ رقم فراہم کی گئی ہے جو کہ بجٹ 16-2015 میں شامل نہ تھی۔ میری استدعا ہے کہ معزز ایوان کٹوتی کی یہ تحریک مسترد کر کے ضمنی گرانٹ کو منظور فرمائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"2- ارب 69 کروڑ 10 لاکھ 13 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2- ارب 69 کروڑ 10 لاکھ 13 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب وزیر اقلیتی امور اور شیخ علاؤالدین نے بولنا ہے۔ جتنا یہ ٹائم لیں گے اتنا ٹائم میں آپ کو زیادہ دے دوں گا۔ منسٹر صاحب اور شیخ علاؤالدین صاحب! آپ مہربانی کر کے ذرا جلدی کر لیں، relevant رہیں اور ٹریک سے ہٹیں گے تو آپ کا مائیک بند کر دوں گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! کل میری عدم موجودگی میں ایک فاضل ممبر نے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بہت ساری باتیں کیں، تنقید بھی کی اور کہا کہ احتساب کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ:

شور دریا سے یہ کہتا ہے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا۔ 14-2013 میں 20 کروڑ روپے کا ہمارا بجٹ تھا اور میرے سمیت ہر ایم پی اے کو ایک ایک کروڑ روپیہ ڈویلپمنٹ کے لئے ملا تھا۔ اس کے علاوہ حکومت اور وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کا وژن تھا جس طرح انہوں نے ڈیڑھ کروڑ روپے minorities کے students کو وظیفہ جات کی صورت میں دیئے، کرسمس گرانٹ تین کروڑ روپے دی گئی اور ہولی کی گرانٹ 20 لاکھ روپے دی گئی جس کے بارے میں کل کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ special package کے تحت سب سے زیادہ پیسے پانچ شہر لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور شیخوپورہ میں گئے ہیں۔ ہمارے ممبر شکیل آئیون جو یہاں بیٹھے ہیں انہوں نے وزیر اعلیٰ کے نام پر یوحنا آباد میں ایک سکول بنوایا، ongoing سکیموں کے لئے 30 کروڑ روپے رکھے گئے اور اس کے علاوہ ہر ایم پی اے کو میرے سمیت ایک ایک کروڑ روپے دیئے گئے، دو کروڑ روپے کے فنڈز پھر minorities students کو دیئے گئے، تین کروڑ روپے کرسمس گرانٹ دی گئی اور ہولی گرانٹ 20 لاکھ روپے دی گئی جو کہ 15-2014 میں یہ فنڈز دیئے گئے۔ اس کے بعد 16-2015 میں اڑھائی کروڑ روپے میرے سمیت تمام ایم پی ایز اور reserved seats سے تین خواتین کو دیئے گئے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! صرف حکومتی ایم پی ایز کو دیئے گئے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ایک منٹ چپ کر کے ذرا بات سن لیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں جس سے ماحول خراب ہو۔ منسٹر صاحب! ذرا جلدی wind up کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو minority package تھا۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ اس کو اخبار میں دے دیں تو بہتر رہے گا۔ بہت شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ لوں گا۔ اس سال ہولی کے لئے 40 لاکھ روپے دیئے گئے اور ہمارے یہاں ہندو ممبر ہیں جو بتا سکتے ہیں کہ 40 لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک کرسمس گرانٹ کا تعلق ہے تو چیف منسٹر صاحب نے ہر ڈی سی او کی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ جو لوگ deserve کرتے ہوں ان کو چیک کر کے کرسمس گرانٹ دی جائے، لوگوں کے نام ہم دیتے ہیں لیکن چیک کر کے ان کو کرسمس گرانٹ ملی ہے۔ اس کے علاوہ ایک قبرستان کا مسئلہ ہے اس حوالے سے میرے پاس ایف آئی آر موجود ہے۔ ہمارے ایک وفاقی وزیر کے بھائی نے یہ درخواست دی ہوئی ہے۔ قبرستان میں مُردوں کے لئے ایک جم بنانے کی کوشش کی گئی جس کو ہم نے جا کر روکا ہے لیکن میں اپنے فاضل ممبر کے لئے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری تفصیل ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش کریں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بات کی ہے تو میں اس حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، آپ کو اجازت نہیں ملے گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔ بعد میں آپ بات کر لیجئے گا لیکن ابھی اجازت نہیں ملے گی۔ جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 4

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4- ارب 79 کروڑ 38 لاکھ چار ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4- ارب 79 کروڑ 38 لاکھ چار ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 4 میں کٹوتی کی تحریک میاں محمود الرشید، ملک تیمور مسعود، جناب آصف محمود، راجہ راشد حفیظ، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، جناب اعجاز حسین بخاری، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، میاں ممتاز احمد مہاروی، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت، جناب احمد علی خان دریشک، سردار علی رضا خان دریشک،

جناب خرم شہزاد، چودھری مونس الٰہی، سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار محمد آصف نکئی، جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، جناب محمد ناصر چیمہ، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، خواجہ محمد نظام المحمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، مخدوم سید علی اکبر محمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، محترمہ فائزہ احمد ملک، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب علی سلمان اور جناب احسن ریاض فتیانہ کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"4۔ارب 79کروڑ 38لاکھ چار ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 4"انتظام عمومی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"4۔ارب 79کروڑ 38لاکھ چار ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 4"انتظام عمومی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے"۔

وزیر کانکنی معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I oppose

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اسے oppose کیا گیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جنرل ایڈمنسٹریشن نام کی کوئی چیز پنجاب میں نظر نہیں آتی اور ایڈمنسٹریشن تو وہاں پر ہوتی ہے جہاں پر ادارے ہوتے ہیں اور ہمارے اداروں کا آپ سب کو بلکہ پورے پنجاب اور پورے پاکستان کو پتا ہے کہ کیا حال ہے۔ میں سمجھتی ہوں جنرل ایڈمنسٹریشن کے اوپر جو بجٹ رکھا گیا ہے اس سے بہت سے لوگوں کو oblige کیا گیا ہے اور ان کی سروسز کے عوض وزیراعلیٰ کی طرف سے مراعات کے طور پر ایسے لوگوں کو پیسے دیئے گئے ہیں جو کہ میں سمجھتی ہوں نہیں ہونے چاہئیں تھے۔ میں convinced ہوں کہ یہ چار ملین 79کروڑ 38لاکھ چار ہزار روپے کی رقم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے اس کے لئے میں دلیل یہ پیش کرتی ہوں کہ صفحہ نمبر 11اور 12پر وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں جو رقم استعمال ہوئی ہے وہ 16-2015 میں 13۔ارب روپے allocated تھی لیکن 14۔ارب روپے استعمال ہوئے اور اب آپ 11کروڑ 28لاکھ 37ہزار روپے کی ضمنی گرانٹ مانگ رہے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ پہلے ہی بہت بڑی رقم رکھ دی گئی تھی جس

میں اضافہ نہیں ہونا چاہئے۔ وزیراعلیٰ کو اپنے اخراجات کم کرنے چاہئیں اور یہ رقم ایسے اداروں اور ایسے معاملات پر خرچ کرنی چاہئے جہاں عوام کی بھلائی ہو۔ جہاں پر غریب کو دو وقت کی روٹی مل سکے۔ جہاں پر غریب عوام کو صاف پانی مل سکے۔ جہاں پر غریب آدمی کا بچہ سکول جا سکے اور جہاں پر اس کا علاج ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ایک شخص کے اوپر اتنی بڑی رقم رکھنا بہت بڑی زیادتی ہے اور خادم اعلیٰ کے لئے ہم نے ایک کروڑ 35 لاکھ روپے کی اتنی زیادہ رقم صرف repair & maintenance میں خرچ کی ہے جبکہ transfers پر ایک کروڑ 40 لاکھ روپے کے لگ بھگ خرچ ہوا ہے جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ صوبہ کے ساتھ بہت بڑی زیادتی اور پنجاب کے لوگوں کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کرنا چاہوں گی کہ لوکل گورنمنٹ الیکشن کی مد میں صفحہ نمبر 15 پر وفاقی حکومت نے پچاس کروڑ روپے deduct کر لیا ہے۔ یہ بہت بڑی رقم ہے اور لوکل گورنمنٹ الیکشن پر ایک بلین یا پچاس کروڑ روپے کے خرچ کی approval نہیں لی گئی جو کہ بہت بڑا question mark ہے۔ It is questionable کیوں نہیں اس کی اجازت لی گئی، یہ پیسا کہاں پر خرچ کیا گیا اور اس کے لئے آپ نے plan کیوں نہیں کیا تھا جبکہ آپ کو پتا تھا کہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن ہونے والے ہیں جس کے لئے پلاننگ کیوں نہیں کی گئی تھی اور کیوں اسے ضمنی بجٹ میں رکھا گیا ہے؟ یہ بہت بڑا question mark ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح سے ہمارے وزیراعلیٰ اتنی بے رحمی سے پنجاب کا پیسا خرچ کرتے ہیں تو اسی طرح ہمارے وزراء بھی اسی ڈگر پر چل پڑے ہیں اور وزرا کے گھروں کے لئے household expenses میں صفحہ نمبر 12 پر ایک کروڑ 8 لاکھ روپے صرف purchase of assets ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اپنے ذاتی اخراجات کو کم کرنا چاہئے اور یہ پیسے عوام پر لگنے چاہئیں تھے جو کہ پیسے کا زیاں ہے اور لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ جس طرح سے ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب پر ایک بوجھ بنے ہوئے ہیں تو اسی طرح ہمارے وزراء بھی صوبہ پنجاب کو ہڑپ کرنے کے چکر میں ہیں۔

جناب سپیکر! National Population Census پچھلے سال ہونا تھا جو کہ نہیں ہوا لیکن صفحہ نمبر 15 پر آپ دیکھیں تو وفاقی حکومت نے ایک بلین یعنی ایک کروڑ روپے from NFC award میں سے deduct کیا ہے چونکہ ہمارے population census نہیں ہوئے تو یہ پیسا

واپس پنجاب میں آنا چاہئے اور یہ پیسا وفاقی حکومت کے پاس نہیں ہونا چاہئے جس کے لئے میں اپنی بہن وزیر صاحبہ سے یہ درخواست کروں گی کہ اس فنڈ کو بھی پنجاب میں لایا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ خواجہ حارث کو ہم نے ایک کروڑ 75 لاکھ 46 ہزار روپے دیا ہے جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ بہت بڑی رقم ہے جبکہ ہمارے پاس ایڈووکیٹ جنرل موجود تھا جسے proper تنخواہ اور ساری سہولیات ملتی ہیں۔ ہماری بہن وزیر صاحبہ نے ان کے بارے میں کہا کہ حکومت کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ پرائیویٹ legal experts کو hire کر سکے۔ میں سوچتی ہوں کہ حکمران کیوں ایسا کرتے ہیں جبکہ ہمارے پاس پہلے ہی ایک expert ہے تو اس کی موجودگی میں پرائیویٹ lawyers کیوں engage کئے گئے۔ پھر خواجہ حارث تو جسٹس منصور علی شاہ کی عدالت میں وہ case بھی ہار گئے تھے اور وہ یہ case بھی نہیں جیت سکے تھے لیکن اس کے باوجود اس کے اوپر آپ نے اتنے پیسے لگا دیئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ تو پیسے کا زیاں ہوا This is wastage of money ہے اور یہ total wastage of money ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہماری treasury پر بہت بڑا بوجھ ہے۔

جناب سپیکر! میں وومن ڈویلپمنٹ کی بات کرنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ صفحہ نمبر 47 اور 48 دیکھیں تو اس میں پانچ کروڑ روپے awareness campaign پر لگائے گئے ہیں۔ میرا ایک سوال پنجاب حکومت سے ہے کہ پنجاب حکومت نے بڑے بڑے دعوے کئے "ہم خواتین کے لئے یہ کر رہے ہیں اور وہ کر رہے ہیں۔ خواتین کے لئے ہم اتنی سیٹیں بڑھا رہے ہیں۔ خواتین کو ہم یہ package دے رہے ہیں اور وہ package دے رہے ہیں" لیکن انہوں نے یہ source ہی نہیں کیا کہ خواتین کے لئے کوئی بجٹ بھی رکھنا ہے؟ اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی پیسے بھی رکھنے ہیں کیونکہ 2014 میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا قیام ہوا تھا لیکن 2015 میں اس کا کوئی بجٹ رکھا نہ ہی اس بجٹ میں اس کے لئے کوئی پیسے مختص کئے گئے ہیں۔ ضمنی بجٹ میں یہ ان کی after thought ہے کہ بھئی خواتین کو بھی کچھ پیسے دے دیں تاکہ ان کا کام بھی چلتا رہے۔

جناب سپیکر! Women day کی celebrations کے لئے 40 لاکھ روپے رکھے گئے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں اس کی itemize رپورٹ دی جائے کہ یہ پیسے کہاں پر خرچ کئے گئے۔ بائیس posts کے لئے وومن ڈویلپمنٹ میں ہم نے کوئی پیسے ہی نہیں رکھے اور ہمیں ضمنی بجٹ بنانا پڑا۔ میں

اپنی بہن وزیر صاحبہ سے آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وومن ڈویلپمنٹ کے لئے پیسے کیوں نہیں مختص کئے گئے ؟ اگر آپ سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کے صفحہ نمبر54 پر دیکھیں تو اس میں nil ہے یعنی اس کے لئے zero budget ہے لیکن جو خرچ ہوئے ہیں وہ 0.86 ملین ہیں جو million رپورٹ ہوئے ہیں۔اس سال 17-2016 کی بجٹ allocation بھی nil ہے۔اگلے سال پھر ضمنی بجٹ میں وہ آئے گا جسے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ہمارے صوبے کی خواتین جو کہ تقریباً مردوں کے برابر ہیں اور حکومت کا دعویٰ ہے کہ ہم خواتین کے لئے بہت بڑے بڑے کام کر رہے ہیں۔ جب وہ پلاننگ کرتے ہیں ناں تو اس حوالے سے سوچتے بھی نہیں کہ خواتین کے بارے میں نہیں سوچتے کہ خواتین کو بھی کوئی بجٹ دینا ہے اُن کے بھی کوئی کام ہیں۔ڈیپارٹمنٹ تو آپ نے بنا دیا ہے لیکن اُس کے لئے کوئی بجٹ allocation نہیں ہے کہ ہمیں اُن کے لئے ضمنی بجٹ لینا ہے اور یہ اتنا بڑا بجٹ ہے thirteen billion sixty million twenty lac and thirty one thousand ہم نے ضمنی میں ان کے لئے رکھا ہے مجھے افسوس ہے اور ہمارے لئے یہ شرم کی بات ہے کہ ہماری بہنیں جو اس طرف بیٹھی ہیں کسی نے بھی اس کے اوپر بات نہیں کی یہ ہماری priorities ہیں، یہ ہمارے focus ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن وزیر خزانہ نے کہا کہ ہم نے کسان package دیا۔کیوں ان کو ایک دم کسان package دینا پڑا؟ اُس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا کسانوں کا انہیں پہلے نہیں پتا تھا کہ کسانوں کی کیا مشکلات ہیں، کیا problems ہیں؟ یہ ان کو وحی ہوئی تھی، کوئی طوفان آگیا تھا میں سمجھتی ہوں کیونکہ اس پر عمران خان نے شور مچایا تھا اس لئے آپ کو کسان package دینا پڑا تھا۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کروں گی اس کے بعد میں اپنی بات کو ختم کروں گی۔Third Party Evaluation Punjab Rural Support Programme اس کے لئے آپ نے ایک کروڑ40 لاکھ اور 80 ہزار روپے ضمنی بجٹ دیا this is a contentious issue اس کے اوپر جو آپ کے foreign donors ہیں اُن کا بہت بڑا question mark ہے وہ کہتے ہیں there has been a fraud in PRSP میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے آپ پھر اتنا بڑا ضمنی بجٹ لے آئے ہیں this is too much یہ پنجاب کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، آپ اتنی خطیر رقم ضمنی بجٹ میں approve کرنا چاہتے ہیں میں اس کو مسترد کرتی ہوں اور میں آپ سے request کرتی ہوں کہ اس کو ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد شعیب صدیقی!

جناب محمد شعیب صدیقی: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! ابھی محترمہ وزیر خزانہ نے ضمنی بجٹ کے حوالے سے concluding speech کی ہے انہوں نے جو صوبے کی صورتحال پیش کی ہے اُس میں تو ہے کہ راوی چین کی بانسری بجا رہا ہے صوبے میں بالکل امن و امان ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن بالکل ٹھیک چل رہی ہے اور انہوں نے کہا تجاویز میں ہمارا ساتھ دیجئے، آئیں مل کر آگے بڑھتے ہیں تو محترمہ وزیر خزانہ یہاں پر بیٹھی ہیں کیا یہ بتائیں گی کہ جو تجاویز پچھلے بجٹ کے اندر ہم نے دی تھیں کیا آج تک ہمارے کسی بھی اپوزیشن کے ممبران کی تجاویز کو ان بجٹ کی کتابوں کے اندر شامل کیا گیا ہے؟ یا صرف تقریر کی حد تک رکھا گیا ہے کہ آئیں تجاویز دیں مل کر کام کرتے ہیں آج صوبے کے اندر ایڈمنسٹریشن ہو، لاء اینڈ آرڈر ہو، ہیلتھ ہو، ایجوکیشن ہو، ایگری کلچر ہو تمام چیزوں کا بیڑا غرق ہے۔ پنجاب اسمبلی کا ایوان اس چیز کا گواہ ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جب اس صوبے کے عوام نے اس اسمبلی کے باہر احتجاج نہ کیا ہو آج یہ کسانوں کی بات کرتے ہیں کہ ہم نے کسانوں کے مسائل حل کئے تو میں اس ایوان کے اندر کہتا ہوں کہ جب کسان احتجاج کر رہے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: cut motion پر بات کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! اسی پر بات کر رہا ہوں رات 12:00 بجے کس نے اعلان کیا تھا کہ آپ اپنا احتجاج ختم کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ cut motion پر آئیں، بھائی cut motion پر آئیں آپ کی بڑی مہربانی آپ کا بہت شکریہ

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! جو 16-2015 کے بجٹ میں جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے 26۔ ارب 93 کروڑ 46 لاکھ 5 ہزار مختص کئے۔ ضمنی بجٹ میں 146۔ارب 9 کروڑ 36 لاکھ 27 ہزار روپے رکھے ضمنی بجٹ کے مطالبہ نمبر 4 کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مطالبہ نمبر 4 کی بات کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! اُسی پر بات کر رہا ہوں مطالبہ نمبر 4 ہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! اردو میں بول رہا ہوں جنرل ایڈمنسٹریشن کی مد میں 4۔ارب 79کروڑ 38لاکھ 4ہزار روپے کے اضافی اخراجات کئے ہیں اس کی یہ منظوری لینا چاہ رہے ہیں ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ گڈ گورننس اور بہترین ایڈمنسٹریشن کے دعوے تو کئے گئے ہیں اور آج ان کا ضمنی بجٹ ہے یہ حکومت کی سب سے بڑی نااہلی کا ثبوت ہے اور شاید اسی لئے فیض نے ان حکمرانوں کے لئے کہا ہے

آیئے ہاتھ اُٹھائیں ہم بھی، ہم جنہیں رسم دعا یاد نہیں
ہم جنہیں سوز محبت کے سوا، کوئی بت، کوئی خدا یاد نہیں

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کرائے اور حال یہ ہے جس شخص کو یہ میئر لاہور بنانا چاہ رہے ہیں ابھی تو اُس بے چارے نے اپنا حلف بھی نہیں اُٹھایا صفحہ نمبر 14 پوائنٹ نمبر 21 پر

Provision of funds for the visit of Turkey intanbul to Khawaja Ahmad Hassan w.e.f 14-12-15 to 19-12-15

ترکی کے وزٹ پر 45لاکھ روپے خرچ کر دیئے گئے ابھی جس نے حلف نہیں اُٹھایا۔ اسی provision of funds for the Third Party Evaluation of Punjab پر Rural Support Programme ایک کروڑ 40لاکھ روپے یہ third party کون تھی؟ کہاں سے آئی اس نے کیا کام کیا اس کے اندر اس کی کوئی تفصیلات نہیں دی گئی ہیں اس کے بعد صفحہ نمبر 17 کے پنجاب ریونیو اتھارٹی میں funds for various objects وہ کون سے پراجیکٹس ہیں، کس مد میں خرچ کئے گئے؟ ہمیں کچھ نہیں بتایا گیا 8کروڑ 36لاکھ روپے یہاں پر خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد جہاں پر انہوں نے پی آئی اے میں 37لاکھ روپے دیئے اپنے نجی دوروں کے اوپر وہاں پر aviation flights کی مد میں 6کروڑ 42لاکھ 40ہزار روپے انہوں نے الگ خرچ کیا اور اُس کے بعد maintenance and operational پر 48لاکھ 34ہزار روپے کی رقم انہوں نے الگ خرچ کی اُس کے بعد صفحہ نمبر 22 پر یہ کہتے ہیں کہ ایک انٹرنیشنل سیمینار جو 5 سے 7۔نومبر کو ہوتا ہے تو میرا جہاں تک خیال ہے جب بھی کوئی انٹرنیشنل سیمینار کسی ملک کے اندر منعقد ہوتا ہے تو اس کی باقاعدہ سے تاریخ طے ہوتی ہے۔ اپنے اے ڈی پی کے اندر تو یہ پیسے نہیں رکھ سکے یہاں پر پوائنٹ نمبر 58 کے اندر کہتے ہیں کہ:

Provision of funds in favour of P & D Department for making arrangements regarding international seminar held on 5th, 7th November 2015.

جناب سپیکر! 16لاکھ 80ہزار روپے کی رقم یہ دیتے ہیں مگر اس کے بعد انہیں پتا چلا کہ سیمینار تو ختم ہوگیا ہم نے جو للے تللوں کے اوپر پیسے خرچ کرنے تھے، ہم نے جو انتخابات کی riggingکے اندر پیسے استعمال کرنے تھے اور ہم نے جو Returning Officersکو خریدنے کے لئے پیسے استعمال کرنے تھے تو انہوں نے دوبارہ صفحہ نمبر60پر

Release of further funds in favor of P&D Department for making arrangements regarding international seminar held on 5th, 7th November 2015.

جناب سپیکر! 14لاکھ 52ہزار روپے کی رقم انہوں نے پھر خرچ کر دی۔اس کے بعد انہیں جب یہ پتا چلا کہ ہمارے تو اخراجات ابھی بھی مکمل نہیں ہو رہے تو یہ صفحہ نمبر22پر یہ سیمینار کی تفصیلات دے رہے ہیں اُس کے بعد انہیں صفحہ نمبر43کے اوپر جا کر پھر دوبارہ خیال آیا کہ یہ فنڈز تو بالکل نہ مکمل ہیں ہمارے اہداف تو پورے نہیں ہو رہے فوری طور پر making of arrangements regarding international seminar held on 5th, 7th November 2015 پھر دو کروڑ روپے خرچ کئے گئے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب آپ انٹرنیشنل سیمینار کے اوپر پیسے خرچ کر رہے تھے تو ایک amountکیوں نہ بنی کہ جس کے اندر آپ نے یہ سارے پیسے خرچ کئے اس کے بعد۔۔۔

(اس مرحلہ پر سپیکر قومی اسمبلی جناب سردار ایاز صادق سپیکر گیلری میں تشریف لائے)

جناب سپیکر: معزز ممبران بات سنیں جناب سردار ایاز صادق سپیکر قومی اسمبلی اس ایوان میں تشریف لائے ہیں ہم سب انہیں ویلکم کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں حکومتی بنچوں کی طرف سے جناب سردار ایاز صادق جو قومی اسمبلی کے سپیکر ہیں انہیں یہاں سپیکر گیلری میں تشریف لانے پر اُن کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! یہ خوش قسمتی ہے کہ آج اس ایوان میں دو دو سپیکر بیٹھے ہیں قومی بھی اور صوبائی بھی۔

جناب سپیکر: انہیں ویلکم کہہ دیں کوئی بات نہیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے یہ کہا تھا کہ ہمارا ساتھ دیں ہم آپ کی تجاویز کو بجٹ میں شامل کریں گے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ جب میں تقریر کر رہا ہوں تو سپیکر قومی اسمبلی بھی یہاں گیلری میں تشریف لے کر آئے ہیں۔ میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ ہم نے تو اپنی تجاویز دی ہیں وہ سپیکر قومی اسمبلی کا بھی حلقہ ہے وہاں پر ایک میاں میر ہسپتال بنا ہے، میں سپیکر صاحب سے کہوں گا کہ آئیں ہم دونوں مل کر افتتاح کرتے ہیں تختی آپ اپنی لگا لیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آج یہاں سپیکر صاحب آئے ہیں میں ان کی موجودگی میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ ان کو بھی اپنے حلقے کی صورتحال کا پتا ہو الیکشن جیتنا تو بڑا آسان کام ہے۔

جناب سپیکر: ان کو پتا ہے، آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! جمیل آباد ویٹ مین روڈ پر بھی 217 ملین سے منصوبہ بنا ہے، سیوریج پڑ گیا ہے یہ آئیں اور اس کا بھی افتتاح کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ cut motion پر آئیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں بھی اسی کی بات کر رہا ہوں۔ صفحہ نمبر 32 پر ہے۔

Funds in connection with visit of Additional Chief Secretary (Energy) to China, Turkey and London.

اس کے لئے 28 لاکھ روپے ہیں۔

Funds for making payment of outstanding dues of Pakistan International Airlines (PIA)

کے لئے 37 لاکھ روپے ہیں۔

Purchase of one Vehicle, Furniture, Machinery and equipment for Secretary Energy Govt. of the Punjab.

اس کے لئے 23 لاکھ 95 ہزار روپے ہیں۔

جناب سپیکر: guillotine apply کرنے کا وقت تو آگیا ہے لیکن میں آپ کو پانچ منٹ دے دیتا ہوں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! سیکرٹری انرجی کے لئے گاڑی خریدنے کے لئے پیسے دیئے جا رہے ہیں اس سیکرٹری انرجی سے یہ بھی پوچھ لیں کہ آج ملک میں لوڈشیڈنگ کی کیا صورتحال ہے، لوڈشیڈنگ پر کتنا پیسا خرچ کیا جا رہا ہے؟ اس کے بعد خواجہ حارث کو تو آپ نے کروڑوں روپے ایڈووکیٹ جنرل آفس ہونے کے باوجود دے دیئے۔ یہ بھی ان کی نااہلی ہے کہ ان کے ایڈووکیٹ جنرل کا ادارہ ہونے کے باوجود یہ خواجہ حارث کو بطور پرائیویٹ کونسل لے رہے ہیں۔ آپ خواجہ حارث کے علاوہ بھی ایک اور پرائیویٹ کونسل لیتے ہیں تو اس پرائیویٹ کونسل کا نام بھی بتا دیں کہ وہ کون سی پرائیویٹ کونسل ہے جس کو آپ نے 12 لاکھ 80 ہزار روپے دیئے ہیں۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! Grant-in-aid in the favour of Mr Mubashar Attique Azhar کو 50 لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ کیا یہ بتایا جائے گا کہ یہ 50 لاکھ روپے کس مد میں دیئے گئے ہیں اور انہوں نے کس پر خرچ کئے ہیں؟ Funds as Grant-in-Aid to Sportsmen کے لئے 37 لاکھ روپے خرچ کئے۔ وہ کون سے سپورٹس مین ہیں، یہ وہی سپورٹس مین تو نہیں کہ جن کو پیسے دینے پر ہمارے وزیر صاحب کا NAB میں کیس چلا ہوا ہے کہ آپ لوگوں میں پیسے بانٹ رہے ہیں؟ اس کے بعد Funds for the Purchase of Vehicle کے لئے 16 لاکھ 50 ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ یہ کون سی گاڑی تھی، کس کے لئے خریدی گئی اور کس کو دی گئی؟ یہ جنرل ایڈمنسٹریشن کی صورتحال ہے کہ یہاں پر جو بجٹ خرچ کرنا تھا وہ تو خرچ نہیں کیا گیا۔

میں صرف اس بات سے اپنی بات کا اختتام کروں گا کہ:

یہ جو پَر شکستہ ہے فاختہ جو زخم زخم گلاب ہے
یہ داستان میرے عہد کی جہاں ظلمتوں کا نصاب ہے
جہاں ترجمانی ہو جھوٹ کی جہاں حکمرانی ہو لوٹ کی
جہاں بات کرنا محال ہو وہاں آگہی بھی عذاب ہے

جناب سپیکر! اس کی کٹوتی کی جائے اور اس کے لئے ایک روپیہ کی رقم مختص کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، خدیجہ عمر صاحبہ! پانچ منٹ سے زیادہ بات نہ ہو کیونکہ پانچ منٹ بعد guillotine apply کر دی جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جو بہت رحمٰن اور رحم کرنے والا ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ نے اپنی concluding speech میں کہا تھا جس کو میں نے اور ہمارے ممبر تیمور صاحب نے point out کیا تھا۔ میں ان سے ذرا پھر سے clarification چاہ رہی ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے صحیح سٹیٹمنٹ نہیں دی۔ 2013 میں وزیر اعلیٰ نے austerity measures کے لئے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس کا ہم نے کل ذکر کیا تھا۔ اس نوٹیفکیشن میں بڑا clear لکھا ہوا ہے کہ officials and officers دونوں اور تمام منسٹرز پر بیرون ملک دوروں پر پابندی ہے۔ منسٹر صاحبہ نے آج اپنی تقریر میں کہا ہے کہ آفیسرز پر پابندی نہیں ہے۔ ہم نے دوسری چیز یہ point out کی تھی کہ اس کمیٹی کے ممبران سے کیا آپ نے اجازت لی ہے؟

جناب سپیکر! میں نے کل بھی کہا تھا کہ سماء ٹی وی چینل نے دکھایا تھا ان کے ایک ممبر جناب وحید گل ہیں جنہوں نے بڑا واضح کہا تھا کہ ہمارے سامنے بیرون ملک جانے کی اجازت لینے کے حوالے سے کوئی کیسز نہیں آ رہے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! انہوں نے میرے حوالے سے دو دفعہ بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وحید گل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو بات کرنے کی کس نے اجازت دی ہے؟ اپنی بات بند کریں۔ No interruption آپ ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں تو اس چینل کا حوالہ دے رہی ہوں۔ ان ممبران کی یہ اپنی سٹیٹمنٹ ہے کہ ہم سے کسی قسم کا نہیں پوچھا گیا۔ میں یہ چاہوں گی کہ منسٹر صاحبہ اس کا ضرور جواب دیں۔ میں معذرت سے کہنا چاہوں گی کہ انہوں نے کل پھر سے غلط بیانی کی ہے۔ officers and officials دونوں کے لئے آرڈر ہے اور کمیٹی سے کوئی اجازت نہیں لی جاتی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ پھر ایسے نوٹیفکیشن کیوں جاری کئے جاتے ہیں؟ چونکہ یہ جنرل ایڈمنسٹریشن کی بات ہو رہی ہے تو یہ بات بہت اہم ہے۔ جب ہم بات کریں تو

اس پر عملدرآمد کریں اور ہم کم از کم رمضان کے مہینے کا ہی حیا کر لیں اس میں تو غلط بیانی نہ کریں۔ بڑی مہربانی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order. Have your seat. Be careful.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے بولنے دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں نے آپ کو ٹائم بھی دیا اور دس منٹ بھی بڑھائے ہیں اس کے باوجود آپ اس طرح کی بات کرتے ہیں جو اچھی نہیں ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ کو کیا جلدی ہے؟ انہوں نے روزہ کھولنا ہے تو ابھی بڑا ٹائم ہے۔

جناب سپیکر: آپ رولز 144 پڑھ لیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ بلڈوز کر رہے ہیں اور اپوزیشن کی آواز کو دبا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں نے اس بارے میں بہت رعایت دی ہے اور یہ نامناسب بات ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب ہم نے آپ کو اپنے نام دیئے ہوئے ہیں تو آپ کیوں اپوزیشن کی آواز کو kill کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ پارٹی بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ جی، منسٹر صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ اپوزیشن کی آواز کو دبا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اس کے سوا آپ نے کچھ نہیں سیکھا؟ مجھے بڑا افسوس ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس گرانٹ کا تعلق صوبے کے تمام ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس سے ہے۔ اس میں گورنر ہاؤس، وزیراعلیٰ ہاؤس، صوبائی اسمبلی اور تمام سیکرٹریز، محکمہ قانون، محکمہ داخلہ، محکمہ خزانہ، محکمہ زکوٰۃ، محکمہ اوقاف، محکمہ خوراک، محکمہ زراعت، مواصلات و تعمیرات، بورڈ آف ریونیو اور مختلف محکمہ جات کے تقریباً 90 ذیلی ادارے شامل ہیں جس میں ان محکموں

کے ملازمین کی تنخواہیں، الاؤنسز و دفاتر اور دیگر اخراجات شامل ہیں لہٰذا اس گرانٹ کی اہمیت دوسری گرانٹ سے مختلف ہے۔ موجودہ مالی سال کے دوران اس مد میں 4793.804 ملین روپے کی ضمنی گرانٹ جاری ہوئی اس میں زیادہ تر رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، الاؤنسز اور مالی امداد کے علاوہ مندرجہ ذیل اہم مقاصد کے لئے استعمال ہوئی۔

جناب سپیکر! ایل پی آر، encashment کی فراہمی، IT equipment کی فراہمی، PAPCO کے بقایا جات کی ادائیگی، نئی اسامیوں کی منظوری، وفاقی حکومت سے موصول شدہ مختلف receipts کو ضمنی گرانٹ کے ذریعے متعلقہ محکموں کو جاری کرنا۔ آرمی پبلک سکول کے 23 بچے جو بچ گئے تھے ان کی lodging boarding اور transportation کے لئے بھی رقم رکھی گئی تھی۔ انہوں نے یہاں پر وومن ڈویلپمنٹ کی بات کی تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ ہم نے gender mainstreaming کر دی ہے جس کی وجہ سے تمام ڈیپارٹمنٹ کے اندر جو خواتین کے لئے رقم مختص کی جاتی ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کے اندر reflect ہوتی ہے اور یہاں پر وومن ڈویلپمنٹ میں جو رقم مختص نظر نہیں آتی اس کی وجہ یہ ہے اور اس بجٹ documents کا misunderstanding ہے جو انہوں نے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ بجٹ کے اندر اپوزیشن کی تجاویز شامل نہیں کی گئیں تو اس میں، میں گزارش کروں گا کہ جب پری بجٹ debate ہو رہی تھی تو انہوں نے ہاؤس کا بائیکاٹ کرنا مناسب سمجھا اور یہاں پر تجاویز دینا مناسب نہیں سمجھا جس کی وجہ سے ان کی تجاویز کو شامل نہیں کیا گیا۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہم نے پری بجٹ میں اپنی تجاویز دی تھیں لیکن انہیں شامل نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، پھر بھی sympathetic consideration ہونی چاہئے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہاں پر کہا گیا کہ خواجہ حسان کی traveling پر 45 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے پہلے اس بات کا جواب دے دیا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! نہیں، انہوں نے اس کو پورا پڑھا نہیں ہے it is the delegation اس پر لکھا ہوا ہے انہوں نے صرف خواجہ حسان کا نام پڑھ دیا ہے لیکن باقی انہوں نے پڑھنا مناسب نہیں سمجھا۔ یہ 45لاکھ روپیہ delegation پر خرچ ہوا جو ترکی گیا تھا۔ اسی طرح یہاں پر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر 210 پوسٹیں create کی گئی ہیں جن پر ایک خطیر رقم مختص کی گئی ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ یہ ضمنی گرانٹ بابت مطالبہ زر نمبر PC-21010 انتہائی اہم ہے اس کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں لہٰذا کٹوتی کی یہ تحریک مسترد کر کے ضمنی گرانٹ منظور کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"4۔ارب 79کروڑ 38لاکھ 4ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 4 "انتظام عمومی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4۔ارب 79کروڑ 38لاکھ 4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: اب قاعدہ 144(4) کے تحت Guillotine کا اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر cut motion کے ذریعے کارروائی 1:00 بجے تک جاری رہے گی اور باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 144(4) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے کر دی جائے گی۔ اب Guillotine قاعدہ 144(4) کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو73کروڑ77لاکھ24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو2کروڑ19لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر5

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو12۔ارب70کروڑ85لاکھ84ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 6

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ 28 لاکھ 96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوآپریٹو" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 47 کروڑ 23 لاکھ 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس، برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 20۔ ارب 60 کروڑ 90 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 8۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 52 کروڑ 76 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 17۔ارب 46 کروڑ 75 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر12

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو67۔ ارب46 کروڑ57 لاکھ88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر13

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو7 کروڑ33 لاکھ84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر14

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ ارب41 کروڑ45 لاکھ69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر15

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4۔ارب 7کروڑ 72لاکھ 14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر17

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2016کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزراء صاحبان اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے آئیں۔

مطالبہ زر نمبر 18

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: میں نے آپ کے متعلق نہیں کہا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! لیڈیز ممبران ایوان کے اندر جتنا مرضی شور مچاتی رہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ مجھے مطالبات زر پڑھنے دیں، جب میں بول رہا ہوں تو آپ نہیں بول سکتے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! خاتون ممبران ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کو سر پر چڑھا لیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

مطالبہ زر نمبر 20

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان" کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو ، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو ، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ :

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر35

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر36

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر37

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2016 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 16-2015 پیش کریں۔

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2015-16

ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Dr.Ayesha Ghaus Pasha):Mr. Speaker! I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2015-16 has been laid.

جی، شیخ علاؤالدین! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنا چاہتے تھے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت متاثر ہونے والے ہزاروں پولیس ملازمین کو ریلیف دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سپریم کورٹ کے 2013 کے ایک فیصلے کے تحت اس وقت تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار پولیس ملازمین کی پروموشنز واپس لی گئی ہیں اور جہاں وہ پندرہ سال پہلے تھے اچانک آج وہ وہاں پر آ گئے ہیں۔ اس وقت ایوان میں وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ اچھی بات ہے۔ میں حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اگر سپریم کورٹ نے 2013 میں ایک judgment اس پر دے دی تھی تو کیا قانون سازی کر کے ہم پولیس ملازمین کو retrospective immunity نہیں دے سکتے تھے؟ آج حالات یہ ہیں کہ پولیس کا مورال انتہائی گر چکا ہے اور یہ معاملہ اتنی آسانی سے حل ہونے والا نہیں ہے۔ آج وہ پولیس ملازمین بادشاہی مسجد میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ قدرتی طور پر پولیس میں ان کے roots ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی آنکھیں ضائع کروائیں، گولیاں کھائی ہیں اور ٹانگیں تڑوائی ہیں۔ ان کو ایسے ہی پروموشن نہیں ملی۔ ابھی کل آپ نے ایک observation دی تھی اور بالکل درست دی تھی۔ آپ نے یہ کہا تھا کہ جن لوگوں کو انعام دیا جاتا ہے تو انہوں نے کچھ کیا ہوتا ہے۔ اب فرض کیجئے کہ ان کو out of turn پروموشن ملی ہے لیکن ان کی families ہیں اور ان کا بھی اس معاشرے میں کوئی نام ہے۔ سپریم کورٹ کی جب ایسی judgment آئی تھی تو پارلیمنٹ کو اسے compound کرنا چاہئے تھا۔ پارلیمنٹ نے تو بہت بڑے بڑے معاملات کو compound کیا ہے۔ یہ

کون سی ایسی بات تھی؟ کیا ہم اس حوالے سے قانون سازی نہیں کر سکتے تھے اور کیا آج بھی ہم اس طرح کی کوئی قانون سازی نہیں کر سکتے کہ جس کے تحت ہم ان کو retrospective immunity دے دیں۔ میں چاہوں گا کہ وزیر قانون بتائیں کہ ان کے لئے حکومت کیا کر سکتی ہے اور یہ ایوان جو کہ بارہ کروڑ عوام کا نمائندہ ہے کیا کر سکتا ہے، وہ بھی ہمارا ہی حصہ ہیں اور جن لوگوں نے ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں تو ان کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کو اس حوالے سے تحریری طور پر کوئی چیز لے کر آنی چاہئے تھی۔ بہر حال۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین نے جس معاملے کی نشاندہی کی ہے یقیناً یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد نو یا دس ہزار کے قریب ہے۔ دراصل ہوا یوں ہے کہ سندھ میں out of turn پروموشنز دی گئیں، وہاں پر کچھ معاملات ایسے انداز سے ہوئے کہ ان کو سپریم کورٹ میں challenge کیا گیا۔ اب سپریم کورٹ میں case تو اسی تناظر میں چلا کہ وہاں کسی فوڈ انسپکٹر کو ڈی ایس پی لگا دیا گیا اور کسی محکمہ سے ایک آدمی کو اُٹھا کر ایس پی لگا دیا گیا تھا لیکن سپریم کورٹ نے سماعت کے بعد جو فیصلہ دیا اس میں تمام صوبوں کو شامل کیا گیا ہے اور اس طرح سے صوبہ پنجاب کے اوپر بھی یہ فیصلہ نافذ ہو گیا۔ اب اس میں جہاں تک قانون سازی کا تعلق ہے تو کسی بھی عدالت کے فیصلے اور خاص طور پر عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو through legislation bypass نہیں کیا جا سکتا لیکن اس فیصلے میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی بنیاد پر سپریم کورٹ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر یہ ایک general rule تھا کہ کوئی بھی کورس یا ٹریننگ ہو تو اس گروپ یا پانچ میں جو first stand کرے گا اس کو one step پروموشن دی جائے گی۔ وہ لوگ بھی اس تنزلی کے رگڑے میں آ گئے ہیں۔ اسی طرح سے بعض لوگوں کی پروموشنز challenge ہوئیں اور سپریم کورٹ تک ان کے حق میں فیصلہ ہوا کہ ان کی پروموشنز درست ہوئی ہیں لیکن وہ بھی اسی ambit میں آ گئے ہیں۔ حکومت پنجاب کا محکمہ قانون اس کے اوپر پوری طرح سے deliberations کر رہا ہے۔ ہماری حکومت کی کوشش ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے خود میری بات ہوئی ہے وہ بھی یہ چاہتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے کم از کم وہ لوگ جنہوں نے واقعی اپنی فرض شناسی کے ایسے جوہر دکھائے ہیں کہ جس میں وہ خود زخمی بھی ہوئے اور انہوں نے اپنے ملک اور صوبے کے لئے

اپنی جان کو خطرے میں ڈالا اور اس کے بعد ان کی خدمات کو acknowledge کرتے ہوئے انہیں پروموشن ایوارڈ کی گئی تو ایسے لوگوں کو ہمیں ہر قیمت پر save کرنا چاہئے۔ اس بارے میں کوئی clear cut بات ابھی تک حکومت کو advise نہیں ہوئی لیکن اس میں ہم کام کر رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ اس معاملے میں حکومت کی طرف سے یا تو عدالت سے ہی دوبارہ رجوع کیا جائے کہ وہ اپنے فیصلے کو review کرے یا پھر اس میں اگر کوئی اور قانونی طریق کار نکلتا ہے تو اس کو اپنایا جائے۔ یہ درست ہے کہ ان پولیس ملازمین کی اکثریت یعنی 99 فیصد لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں بالکل ان کا جائز حق ملا تھا اور اس سے محروم کرنا ان کے ساتھ زیادتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ کو ایک judgment پیش کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تفصیل کے ساتھ بات کر چکے ہیں۔ اب تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔ یہ نو دس ہزار خاندانوں کا معاملہ ہے۔ جناب انور سیف اللہ کیس میں بھی انہوں نے beneficiaries کو کچھ نہیں کہا۔ میں وزیر قانون سے عرض کرتا ہوں کہ انور سیف اللہ کیس میں بھی انہوں نے انور سیف اللہ کے خلاف فیصلہ دیا تھا لیکن beneficiaries کو کچھ نہیں کہا۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف دلانا چاہ رہا ہوں۔ جناب عبدالمجید خان نیازی ہمارے ایم پی اے ہیں، آگے عید کی چھٹیاں آ رہی ہیں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہاں لیّہ میں دوبارہ کوئی ناخوشگوار صورتحال پیدا نہ ہو جائے۔ ابھی نیازی صاحب کو ان کو گھر سے فون آیا ہے کہ ان کے بھائی اور کچھ دوسرے افراد کو پولیس نے ریڈ کر کے پکڑا ہے تو میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ عرض کروں گا کہ ان کی جو تحریک استحقاق accept ہوئی ہے اس کی proceeding چلے گی لیکن یہ گرفتاریوں کا سلسلہ رُکنا چاہئے۔ وزیر قانون فوری طور پر متعلقہ ڈی پی او سے باز پُرس کریں۔ ہماری تحریک استحقاق کا process تو چلتا رہے گا لیکن اس دوران پولیس اگر اپنی ان زیادتیوں سے باز نہ آئی تو وہاں پر کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو سکتا ہے۔ چونکہ پے در پے پچھلے دو ہفتوں سے وہاں پر جو تماشے چل رہے ہیں اور ان کو ابھی وہاں سے فون آیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے اگر وہاں پر کوئی agitation کی صورت پیدا ہوتی

ہے، کوئی بلوا ہو گا، کوئی احتجاج ہو گا تو یہ کسی صورت بھی مناسب نہیں ہے۔ ان کو فوری طور پر ڈی پی او کو stop کرنا چاہئے کہ اس طرح سے جو زیادتی ہو رہی ہے اُس کو فوری طور پر روکیں اور اُن کو پابند کریں کہ آئندہ ان کے خلاف اس قسم کی زیادتی والی کوئی صورتحال نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(76)/2016/1448. 29th June 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 29th June 2016 (Wednesday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 29th June 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Agriculture 431
ABDUL MAJEED KHAN NIAZI, MR.

Privilege motion REGARDING- 725
-Trespass of house of MPA by SHO and DSP Karor Lal Eesan district Layyah
ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Anxiety amongst merchants due to 300% increase in rent of shops belonging to Police Station (City) Sargodha by DPO Sargodha 721
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst merchants due to 300% increase in rent of shops belonging to Police Station (City) Sargodha by DPO Sargodha 721
-Demand for regularization of contract Paramedical staff in district Muzaffargarh 516
-Disclosure of construction of multi-story flats after demolishing Wahdat Colony Lahore 511
-Disclosure of supply of spurious medicines in Government Hospitals 515
-Embezzlement in purchase of ventilators for Mayo Hospital Lahore 517
-Illegal posting of many Deans of Departments in GC University Faisalabad 513
-Increase in prices of medicines by pharmaceutical companies at their own 514
-Increase in problems of patients due to on Lining THQ Hospital Kamonke instead of upgradation thereof 518
-Report about completion of under construction roads under "Rural Roads Programme" by Communication and Works Department 417
-Substandard construction of roads from Kanganpur to Ganda Singh and Pajian to Goharr Jageer district Kasur 724
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-23rd, 24th, 27th, 28th & 29th June, 2016 405,501,559,621,713
AHMAD KARIM QASWAR LANGRIAL, MALIK *(Parliamentary Secretary for Planning & Development)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Development 481
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-

PAGE NO.

-Disclosure of supply of spurious medicines in Government Hospitals 515

DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Agriculture 430

AHMED SAEED, QAZI
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Punjab Finance Bill 2016 587
-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 599, 615
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 690
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Irrigation and Land Reclamation 735

ALA-UD-DIN, SHEIKH
point of order REGARDING-
-Demand for grant of relief to affected Police employees by decision of Supreme Court 773

AMEER MUHAMMAD KHAN, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-ADJOURNMENT MOTION NO. 237/2014 MOVED BY MR AHMAD SHAH KHAGGA MPA (PP-229) 676
-Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar **MPA (PP-271)** 676
-Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271) 676
-Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez MPA (PP-11) 676

AMJAD ALI JAVAID, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Illegal posting of many Deans of Departments in GC University Faisalabad 513
DISCUSSION ON-
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 680
Privilege motion REGARDING-
-Laying of wrong answer to starred Assembly Question No. 4923 415

ASHRAF ALI ANSARI, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Increase in problems of patients due to on Lining THQ Hospital

PAGE NO.

Kamonke instead of upgradation thereof 518

ASIF MEHMOOD, MR.

DISCUSSION ON-

DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-

-Development 476

AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Finance Bill 2016 565,588

DISCUSSION ON-

DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-

-Agriculture 419

-Development 443

-Education 525

-Health Services 439,522

DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-

-General Administration 747

-Irrigation and Land Reclamation 734

SCHEDULE of-

-The Authorized Expenditure for the year 2016-17 *(Laid in the House)* 594

supplementary Schedule OF- 773

-Authorized Expenditures for the year 2015-16 *(Laid in the House)* 729-734

WINDUP SPEECH On-

-Supplementary Budget for the year 2015-16

B

BILLS -

-The Punjab Blood Transfusion Safety Bill 2016 *(Introduced in the House)* 595

-The Punjab Finance Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 565-594

-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 596-618

-The Punjab Revenue Authority (Second Amendment) Bill 2016 *(Introduced in the House)* 595

D

DEMANDS FOR GRANTS-

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-

-Administration of Justice 546

-Agricultural Improvement & Research 554

	PAGE NO.
-Agriculture	419
-Charges on account of Motor Vehicles Acts	544
-Civil Defence	551
-Civil Works	549
-Cooperatives	548
-Communications	549
-Development	443
-Education	525
-Fisheries	547
-Forests	544
-General Administration	545
-Government Building	555
-Government trade in medical stores and coal	552
-Health Services	439,525
-Housing and Physical Planning	550
-Industries	548
-Investment	553
-Irrigation and Land Reclamation	545
-Irrigation Works	553
-Land Revenue	543
-Loans to Government Servants	553
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc.	555
-Miscellaneous	551
-Miscellaneous Departments	549
-Museums	547
-Opium	542
-Other Taxes and Duties	545
-Pension	550
-Police	546
-Prisons and settlements for convicts	546
-Provincial Excise	543
-Public Health	547
-Registration	544
-Relief	550
-Roads and Bridges	554
-Stamps	543
-State trading in food grains and sugar	552
-Stationery and Printing	551
-Subsidies	551
-Town Development	554
-Veterinary	548
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-	
-Administration of Justice	767
-Agricultural Development & Research	764

PAGE NO.

-Agriculture	761
-Charges on account of Motor Vehicle Acts	766
-Civil Defence	763
-Civil Works	762
-Communications	770
-Cooperatives	762
-Developments	764
-Education	768
-Fisheries	769
-Forests	761
-General Administration	747
-Government trade in sugar	763
-Health	768
-Housing & Physical Planning	771
-Industries	770
-Irrigation and Land Reclamation	734
-Irrigation Works	772
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc.	765
-Miscellaneous	772
-Miscellaneous Departments	770
-Museums	768
-Opium	765
-Other Taxes and Duties	766
-Pension	763
-Police	767
-Prisons and settlements for convicts	767
-Provincial Excise	761
-Public Health	769
-Registration	765
-Relief	762
-Roads & Bridges	764
-State Buildings	772
-Stationery & Printing	771
-Subsidies	771
-Veterinary	769

DISCUSSION ON-

-Supplementary Budget for the year 2015-16 630-709

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar 676

MPA (PP-271) 676

PAGE NO.

-ADJOURNMENT MOTION NO. 237/2014 MOVED BY MR AHMAD SHAH KHAGGA MPA (PP-229) 628

-PRIVILEGE MOTIONS NO.12 OF 2013, 20 AND 31 OF 2014, 5, 12, 14, 17, 18, 19, 20 AND 22 OF 2015, 2, 3, 5 TO 12, 14, 15, 16, 17, 18 AND 19 OF 2016 641

-Starred Question No.3254 asked by Chaudry Iftikhar Hussain Chhachhar MPA (PP-188) 679
-Starred Question No.7051/2015 asked by Ch Ashraf Ali Ansari MPA (PP-93) 678
-Starred Question No.7124 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356) 676
-Starred Question No.2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271) 678
-Starred Question No.626 asked by Mian Tahir MPA (PP-69) 678
-Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood MPA (PP-113) 641
-Starred Question No.6950 asked by Mr Abu Hafs Muhammad Ghiyas-ud-Din MPA (PP-133) 642
-Starred Question No.3527/2016 asked by Mr Amjad Ali Javaid MPA (PP-86) 678
-Starred Question No.6787 asked by Mr Amjad Ali Javaid MPA (PP-86) 678
-Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar MPA (W-357) 676
-Starred Question No.4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez MPA (PP-11) 640
-Starred Questions No.3529, 3690,4400 and 6778 asked by Mr Amjad Ali Javaid MPA (PP-86)

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 699
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Development 474
-Health Services 484

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Agriculture 434

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 498
-On sad demise of famous Qawal Amjad Fareed Sabri

J

JAMIL HASSAN KHAN, MR.
Privilege motion REGARDING- 563
-DENIAL BY SECRETARY LIVESTOCK TO TALK TO MPA

JAVED AKHTAR, MR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 692

K

KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Embezzlement in purchase of ventilators for Mayo Hospital Lahore 517
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 597,614
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 706
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Education 526
-Health Services 493,519
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-General Administration 757

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Education 539

PAGE NO.

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2016 565
MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Farrukh Javed, Dr.
MINISTER FOR FINANCE
-See under Ayesha Ghaus Pasha, Dr.
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C&W
-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.
MINISTER FOR IRRIGATION
-SEE UNDER YAWAR ZAMAN, MIAN
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Sher Ali Khan, Mr.
MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 495
MUHAMMAD AFZAL, RANA
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Bill 2016 (Bill No. 18 of 2016) 627
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016) 627
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Substandard construction of roads from Kanganpur to Ganda Singh and Pajian to Goharr Jageer district Kasur 724
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 606
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 650
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Agriculture 425
-Development 470
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

PAGE

NO.

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Finance Bill 2016 573
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 637,643
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Development 444
-Education 532
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-PRIVILEGE MOTIONS NO.12 OF 2013, 20 AND 31 OF 2014, 5, 12, 14, 17, 628
18, 19, 20 AND 22 OF 2015, 2, 3, 5 TO 12, 14, 15, 16, 17, 18 AND 19 OF 2016 629

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Privilege Motions No.1 and 25 of 2015 and 4 of 2016
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 633
MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 630
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Development 479
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-General Administration 752
MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No.7051/2015 asked by Ch Ashraf Ali Ansari MPA (PP-93) 679
MUMTAZ AHMAD MAHARWI, MIAN
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Question No.3254 asked by Chaudry Iftikhar Hussain Chhachhar MPA (PP-188) 641

-Starred Question No.6950 asked by Mr .Abu Hafs Muhammad Ghiyas-ud-Din MPA (PP-133) 641
-Starred Question No.3527/2016 asked by Mr. Amjad Ali Javaid MPA (PP-86) 642

PAGE NO.

-Starred Questions No.3529, 3690, 4400 and 6778 asked by Mr. Amjad Ali Javaid MPA (PP-86) 640

MURAD RAAS, DR.

DISCUSSION ON-

DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-

-Health Services 440

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-23rd, 24th, 27th, 28th & 29th June, 2016 414,510,562,624,720

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 610

DISCUSSION ON-

-Supplementary Budget for the year 2015-16 694

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No.7124 asked by Dr Nausheen Hamid MPA (W-356) 678

-Starred Question No.626 asked by Mian Tahir MPA (PP-69) 678

-Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood MPA (PP-113) 678

-Starred Question No.6787 asked by Mr Amjad Ali Javaid MPA (PP-86) 678

-Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar MPA (W-357) 678

NAUSHEEN HAMID, DR.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Finance Bill 2016 585

DISCUSSION ON-

-Supplementary Budget for the year 2015-16 666

DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-

-Health Services 490

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 22nd session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2016 776

O

ORDINANCE-

-The Punjab Civil Courts (Amendment) Ordinance 2016 *(Laid in the House as a bill)* 594

PAGE NO.

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES
-See under Tariq Masih Gill, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PLANNING & DEVELOPMENT

-SEE UNDER AHMAD KARIM QASWAR LANGRIAL, MALIK
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT

-SEE UNDER RASHIDA YAQOOB, MS.

point of order REGARDING-
-Demand for grant of relief to affected Police employees by decision of Supreme Court 773

Privilege motions REGARDING- 563 626,721 415 725

-DENIAL BY SECRETARY LIVESTOCK TO TALK TO MPA

-IMPROPER BEHAVIOUR OF AMS CHILDREN HOSPITAL LAHORE WITH MPA

-LAYING OF WRONG ANSWER TO STARRED ASSEMBLY QUESTION NO. 4923
-Trespass of house of MPA by SHO and DSP Karor Lal Eesan district Layyah

Prorogation- 776

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 22ND SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 13TH JUNE, 2016

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Agriculture 422
RASHIDA YAQOOB, MS. (*Parliamentary Secretary for Women Development*)

	PAGE NO.
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2015-16	697
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	413,509,561,623,719
-23rd, 24th, 27th, 28th & 29th June, 2016	
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	629
-Privilege Motions No.1 and 25 of 2015 and 4 of 2016	629
-The Punjab Animal Slaughter Control (Second Amendment) Bill 2016 (Bill No. 22 of 2016)	627
-The Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Bill 2016 (Bill No. 18 of 2016)	627
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016)	629
-The Punjab Poultry Production Bill 2016 (Bill No. 24 of 2016)	
Resolution REGARDING-	
-Show of grief and sorrow on martyrdom of famous Qawal Amjad Fareed Sabri and demand for arrest of accused persons	496

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.	
BILL *(Discussed upon)-*	
-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016	603
DISCUSSION ON-	
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-	
-Education	531
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-	
-Irrigation and Land Reclamation	738
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*	
BILLS *(Discussed upon)-*	
-The Punjab Blood Transfusion Safety Bill 2016 -The Punjab	595
	596,600,613,616
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (FOURTH AMENDMENT) BILL 2016	595
	498
-THE PUNJAB REVENUE AUTHORITY (SECOND AMENDMENT) BILL 2016	495
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***	594

PAGE NO.

-ON SAD DEMISE OF FAMOUS QAWAL AMJAD FAREED SABRI 774

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution

ORDINANCE- 496

-THE PUNJAB CIVIL COURTS (AMENDMENT) ORDINANCE 2016 494

(LAID IN THE HOUSE AS A BILL)

point of order REGARDING-

-DEMAND FOR GRANT OF RELIEF TO AFFECTED POLICE EMPLOYEES BY DECISION OF SUPREME COURT

Resolution REGARDING-
-Show of grief and sorrow on martyrdom of famous Qawal Amjad Fareed Sabri and demand for arrest of accused persons

SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution

SCHEDULE of-
-The Authorized Expenditure for the year 2016-17 *(Laid in the House)* 594

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for regularization of contract Paramedical staff in district Muzaffargarh 516

DISCUSSION ON-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Agriculture 420
-Education 529

SHAHZAD MUNSHI, MR.

DISCUSSION ON- 647

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 626

Privilege motion REGARDING-

-IMPROPER BEHAVIOUR OF AMS CHILDREN HOSPITAL LAHORE WITH MPA

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

PAGE NO.

DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-General Administration 758

SHUNILA RUTH, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Increase in prices of medicines by pharmaceutical companies at their own
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Finance Bill 2016
DISCUSSION ON- 514
-Supplementary Budget for the year 2015-16
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding- 569
-Health Services 659
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-General Administration

487

748

SUPPLEMENTARY BUDGET-
-General discussion on Supplementary Budget for the year 2015-16 630-709

supplementary Schedule OF- 773
-Authorized Expenditures for the year 2015-16 *(Laid in the House)*

SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution
494

T

TAIMOOR MASOOD, MALIK
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 684

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Report about completion of under construction roads under "Rural Roads Programme" by Communication and Works Department 417

TARIQ MASIH GILL, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Rights & Minorities)*
DISCUSSION ON-

PAGE NO.

-Supplementary Budget for the year 2015-16 **704**

TARIQ MEHMOOD, MIAN
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of construction of multi-story flats after demolishing Wahdat Colony Lahore 511

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 653
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 regarding-
-Agriculture 426
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Irrigation and Land Reclamation 741

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 669
WIND UP SPEECH On-
-Supplementary Budget for the year 2015-16 by Minister for finance 729-734

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Irrigation)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Irrigation and Land Reclamation 743

Z

ZULFIQAR GHORI, MR.

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Animal Slaughter Control (Second Amendment) Bill 2016 629
(Bill No. 22 of 2016) 629

PAGE

NO.

-The Punjab Poultry Production Bill 2016 (Bill No. 24 of 2016)